راہِ ہدایت

روزمرہ مسائل اور تربیتی امور پر مشتمل

احادیثِ رسُول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

مرتبہ

حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

شائع کردہ

نظارت اشاعت ۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا ایک خوبصورت مجموعہ مرتب کیا ہے۔جزاہ اللہ تعالی احسن الجزاء

یہ احادیث انسانی زندگی کے روزمرہ کے مسائل اور تربیتی امور پر مشتمل ہیں۔موجودہ مادیت کے دور میں ہمیں اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو انہیں پڑھنے، سمجھنے اور اپنی زندگی میں انہیں مشعل راہ اور راہِ ہدایت بنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین

خاکسار

سید عبدالحی

ناظر اشاعت

پیش لفظ

میرے لئے یہ امر باعث مسرت و سعادت ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت اس عاجز کو عالمگیر جماعت احمدیہ کی تبلیغی وتربیتی ضروریات کے پیش نظر احادیث کے دو الگ الگ مجموعے تیار کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔زیرنظر تربیتی کتاب کے متعلق حضور رحمہ اللہ نے اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا:۔

''ایک ایسی کتاب تیار ہونی چاہیے جو نو احمدیوں کے لئے اور واقفین نو نیز سب احمدیوں کے لئے ہر قسم کے روزمرہ مسائل اور ان کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے ضروری نصائح پر مشتمل ہو۔'' (مکتوب حضور انور 28- ستمبر 1998ء)

حضور نے احادیث کے ترجمے کے ساتھ وضاحتی نوٹ کے بارہ میں تفصیلی راہنمائی کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

''لمبے درسی نوٹس نہ ہوں۔ بلکہ محض وضاحتی نوٹ ہوں یا اگر کسی حدیث سے کوئی غلط فہمی پیدا ہوسکتی ہو تو اس مضمون کی دوسری حدیث ساتھ درج کردی جائے۔

ان اصولی ہدایات کی روشنی میں نئے آنے والوں کے لئے ان کی علمی اور تربیتی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک نئی چھوٹی کتاب بن سکتی ہے۔ یہ کام بہت اہم ہے اور میرے خیال میں آپ بہتر طور پر اسے کر سکتے ہیں۔ ہمیں عالمی نوعیت کی ایک کتاب عام علمی اور تربیتی نقطۂ نگاہ سے اور ایک تبلیغی نقطہ نگاہ سے تیار کر کے بھجوائیں تا کہ پھر ان کے مختلف زبانوں میں تراجم کروا کر ان سے فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ یہ کام ضروری ہے لیکن جب بھی اللہ آپ کو توفیق دے تسلی سے اسے مکمل کریں۔''

(مکتوب حضور انور 24-فروری 1996)

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس سلسلہ میں پہلی کتاب زیر عنوان **''مسیح ومہدی محمد رسول اللہ ﷺ کی نظر میں''** طبع ہو کر قبولِ عام کی سند حاصل کر چکی ہے۔

تربیتی امور کے متعلق زیر نظر مجموعۂ احادیث آپ کے سامنے ہے۔ جس میں مذکورہ بالا اصولی ہدایات کی پابندی کرتے ہوئے اسے **''راہ ہدایت''** کا نام دیا گیا ہے۔

اس مجموعے میں عبادات، معاملات اور اخلاق حسنہ وسیئہ کے متعلق

وہ بنیادی ضروری احادیث جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا روزمرہ زندگی سے عملاً گہرا تعلّق ہے۔ خدا کرے کہ یہ سعی مقبول ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے نافع الناس اور عاجز کے لئے سعادت دارین کا موجب بنائے۔ آمین۔

اس مجموعہ احادیث میں صحاح ستہ یعنی چھ مستند ترین کتب حدیث نیز مسند احمد بن حنبل سے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ہر حدیث کے ساتھ اس کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

اس مجموعہ کی تیاری کے مختلف مراحل کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور مسوّدہ ملاحظہ کرنے میں جن احباب کا تعاون اور مشورے شامل حال رہے ان سب کے لئے دعا کی التماس ہے۔ حوالہ جات کی تلاش میں عزیزم مکرم عطاء اللہ مجیب صاحب مربی سلسلہ نے جبکہ کمپوزنگ کے لئے مکرم عامر حسین صاحب اور فائنل کمپوٹر سیٹنگ کے لئے مکرم فہیم احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار حافظ مظفر احمد

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ)

۹؍دسمبر ۲۰۰۶ء

فہرست مضامین

نمبرشمار	عنوان	صفحہ	نمبرشمار	عنوان	صفحہ
1	حسنِ ارادہ اور خلوصِ نیت	1	17	قیام کی حالت میں نمازیں جمع کرنا	27
2	ارکان اسلام	2	18	نماز تہجد کی برکات	28
3	ارکان ایمان	3	19	آداب مساجد	29
4	مسلمان اور اس کا احترام	5	20	ذکر الٰہی	30
5	بیعت اور اس کے تقاضے	7	21	سید الاستغفار	31
6	منافق کی علامت	9	22	توبہ	32
7	حصول علم کی اہمیت اور برکات	10	23	درود شریف	33
8	دین کو دنیا پر مقدم کرنا	12	24	محبت الٰہی کی دعا	34
9	وضو کی اہمیت اور طریق	13	25	تلاوت قرآن	35
10	غسل اور اس کا طریق	15	26	قرآن کریم سیکھنا اور سکھانا	37
11	نماز کے اوقات	17	27	زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ	38
12	نماز باجماعت کی اہمیت	19	28	صدقہ اور خیرات	40
13	نماز کے آداب	21	29	روزہ کی اہمیت اور اس کے	
14	فاتحہ (ایک مکمل دعا)	23		آداب و برکات	41
15	نماز کی برکات	24	30	فدیۂ رمضان	42
16	سفر میں قصر نماز	26	31	رمضان میں معمولات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	43

نمبرشمار	عنوان	صفحہ
2	رمضان کا آخری عشرہ اوراعتکاف	44
33	فطرانہ رمضان	45
34	عیدالفطر وعیدالاضحیٰ	46
35	حج بیت اللہ	47
36	عیدالاضحیٰ اور قربانی	48
37	ذات باری اوراسکی صفات میں شرک	49
38	غیراللہ کی قسم کھانا	50
39	حقوق والدین	51
40	صلہ رحمی	52
41	وحدت و جمعیت کی برکت	53
42	اطاعت امام	54
43	دین خیرخواہی کا نام ہے	55
44	حق اللہ اور حق العباد میں اسوۂ رسول	56
45	انسان کی بنیادی ضروریات	57
46	حقوق انسانی اور محاسبہ	58
47	باہمی امداد اور ستر پوشی	59
48	محنت کرنا اور سوال سے بچنا	60
49	اصلاح معاشرہ	61
50	دعوت الی اللہ نہ کرنے پر انتباہ	62
51	شخصی دفاع اور اسکی فضیلت	63
52	امن وعافیت کی خواہش اور دعا	64
53	اسلامی جہاد	65
54	جنگ بندی کا آسان راستہ	67
55	جنگ کے اسلامی آداب	68
56	جہاد میں خواتین کی شرکت	69
57	اخلاص اور خدمت دین	70
58	قبول اسلام کے بعد اہم نصیحت	71
59	استقلال ومداومت اوراعتدال	72
60	نیکی اور بدی کی تعریف	73
61	فرائض اور نوافل کی اہمیت وبرکات	74
62	عبادت اور مسجد سے لگاؤ	76
63	نگرانی ومحاسبہ	78
64	جسمانی صفائی	79
65	منہ اور دانتوں کی صفائی	80
66	اولاد کی عزت نفس کا خیال رکھنا	82
67	فطرت صحیحہ	83
68	تربیت اولاد اور نماز	84
69	اولاد میں انصاف	85
70	شادی اور نکاح	86
71	دین دار رشتہ کی تلاش	87
72	رشتہ طے کرتے وقت لڑکی کو دیکھنے کی اجازت	89

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
73	نکاح کیلئے لڑکی کی رضا	90
74	دعوت ولیمہ	91
75	اہل خانہ سے حسن سلوک	93
76	بیوی کا حق	95
77	مثالی جوڑا	96
78	بیوی بچوں پر خرچ کا ثواب	97
79	نکاح وطلاق میں سنجیدگی	98
80	خلع (بیوی کا مطالبہ علیحدگی)	99
81	رضاعی رشتوں کا احترام	100
82	عقیقہ	101
83	اسلامی معاشرت	102
84	مہمان نوازی	105
85	تعلق باہمی	106
86	میل جول کے آداب	107
87	ہمسائے کے حقوق	108
88	خدمت خلق	109
89	چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا احترام	110
90	بیوگان اور یتامیٰ کے حقوق	111
91	غلاموں اور خادموں سے حسن سلوک	112
92	مزدور کا معاوضہ	113
93	راستے کے حقوق	114
94	غض بصر	115
95	نامحرم سے خلوت کی ممانعت	116
96	صحبت صالحین	117
97	عیادت مریض اور دعا	118
98	صدقہ جاریہ	119
99	شجر کاری	120
100	شکر نعمت کا طریق	121
101	مصیبت کا اجر	123
102	اچانک مصیبت سے بچنے کی دعا	124
103	مصیبت سے بچنے کا طریق	125
104	نئے چاند کی دعا	126
105	بچوں کیلئے دعا اور دم	127
106	گھر سے نکلنے کی دعا	128
107	سونے اور جاگنے کی دعائیں	129
108	بری خواب پر ردّ عمل	130
109	مظلوم، مسافر اور والد کی دعا	131
110	کھانے کے آداب	132
111	کھانا کھانے کی دعا	133
112	کھانے پینے اور شکار کے آداب	134
113	زبان کی حفاظت	136
114	گفتگو کے آداب	137

نمبرشمار	عنوان	صفحہ	نمبرشمار	عنوان	صفحہ
115	جھگڑا اور کج بحثی	138	135	بدظنی	159
116	نیا کپڑا پہننے کی دعا	139	136	ریا کاری	160
117	ہمیشہ دائیں کو ترجیح دینا	140	137	آداب لباس	161
118	جسمانی اور روحانی صحت	141	138	تکبر	162
119	دین میں سہولت	142	139	غیبت	163
120	عصمت کی اہمیت	143	140	خرید و فروخت کے آداب	164
121	حسن اخلاق	144	141	دھوکہ دہی اور ملاوٹ	165
122	سچائی	145	142	نشہ آور چیزوں کی حرمت	166
123	امانت	146	143	ادائیگی قرض	167
124	ضبط و تحمل اور حقیقی شجاعت	147	144	سود	169
125	صبر	148	145	چیز دے کر واپس لینا	170
126	تواضع و خاکساری	150	146	صحیح مشورہ نہ دینا بھی خیانت ہے	171
127	جامع نصیحت	151	147	فیصلہ کا طریق	172
128	توکل علی اللہ	152	148	کام کا سلیقہ اور حسن	173
129	اہل جنت کی صفات	153	149	بھول چوک کی معافی	174
130	بڑے گناہ۔شرک اور جھوٹ	154	150	قبرستان جا کر دعا کرنا	175
131	سات ہلاک کرنے والی چیزیں	155	151	جنت کی حقیقت	176
132	ممنوع چیزیں	156	152	فضائل نبوی	177
133	شک وشبہ والی چیزوں سے بچنا	157	153	رسول اللہ کے پاکیزہ نصائح	178
134	رحمت الٰہی سے محروم لوگ	158	154	خطبہ حجۃ الوداع	184

حُسنِ ارادہ اور خلوصِ نیت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ... قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰی دُنْیَا یُصِیبُهَا أَوْ إِلَی امْرَأَةٍ یَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰی مَا هَاجَرَ إِلَیْهِ۔

(بخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی)

ترجمہ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ عمل نیت کے مطابق ہوتے ہیں اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔ پس جس شخص کی ہجرت (کی نیت) دنیا کی طرف ہوگی کہ اسے حاصل کر لے یا عورت کی خاطر ہو کہ اس سے نکاح کر لے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس کی خاطر اس نے ہجرت کی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰہَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم ظلم المسلم وخذله...)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال پر نظر رکھتا ہے۔

ارکان اسلام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔

(بخاری کتاب الایمان باب بنی الاسلام علی خمس)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔

1-اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

2-نماز قائم کرنا۔ 3-زکوۃ دینا۔4-حج (بیت اللہ) کرنا۔5-رمضان کے روزے رکھنا۔

نوٹ : اسلام کے معنے اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں۔ یہ وہ کامل دین ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے آخری قانون شریعت کے طور پر پسند فرمایا۔

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کے دو اہم مقاصد اللہ تعالیٰ اور بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی ہیں۔

جو شخص بھی صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کر کے آپ کی پیروی میں ان بنیادی احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔

ارکان ایمان

...قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ ...

(ترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فی وصف جبریل للنبی ﷺ)

ترجمہ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ۔ اس پر سفر کے کوئی آثار نہیں تھے نہ ہم میں سے کسی کے ساتھ اس کی جان پہچان تھی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے گھٹنے کے ساتھ گھٹنا جوڑ کر بیٹھ گیا پھر کہنے لگا اے محمدؐ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اُس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس سے ملنے پر، اس کے رسولوں پر اور یوم آخرت پر اور تقدیر خیر وشر پر ایمان لاؤ۔

نوٹ : ایمان کے بنیادی ارکان چھ ہیں۔ تاہم ایمان کی شاخیں یعنی اس کے تقاضے متعدد ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ یا ستر

سے بھی زائد شاخیں ہیں۔جن سے مراد توحید پر ایمان ،اللہ کی محبت، عشقِ رسول عشقِ قرآن ،اطاعت، والدین کی خدمت ،صلہ رحمی ،دینی بھائیوں سے محبت، ہمدردی خلق، سچائی ،دیانت و امانت ، عفت، حیا، صبراور استقامت وغیرہ دیگر اخلاق فاضلہ ہیں۔یہاں تک کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی ایمان میں داخل ہے۔یہ سب ایمان کی شاخیں یااس کے تقاضے ہیں۔

مسلمان اور اس کا احترام

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهٖ (بخاری کتاب الصلاۃ باب فضل استقبال القبلۃ)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے یہ وہ مسلمان ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی امان میں آجاتا ہے۔ پس اللہ کے اس عہد میں کوئی کوتاہی نہ کرنا۔

نوٹ : دوسری حدیث میں ہے کہ ایسے مسلمان کے جان مال وغیرہ کی حفاظت لازم ہے۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب علی مایقاتل المشرکون)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک مہم پر بھجوایا جب دشمن سے آمنا سامنا ہوا تو اُس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ دیا۔ میرے انصاری ساتھی نے تو تلوار روک لی مگر میں نے نیزہ مار کر اس دشمن کو ہلاک کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے کلمہ پڑھنے کے باوجود اسے قتل کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ وہ جان بچانے کی خاطر کلمہ پڑھتا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اس کا

دل چیر کر دیکھا تھا کہ وہ سچے دل سے کہہ رہا ہے یا نہیں۔ اسامہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے اتنے تکرار سے یہ بات پوچھی کہ تم نے کلمہ پڑھنے کے باوجود اسے قتل کر دیا کہ میں خواہش کرنے لگا کہ آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا اور نبی کریم ﷺ کی اس ناراضگی سے بچ جاتا۔

(بخاری کتاب المغازی باب بعث النبی اسامة الی الحرقات)

بیعت اور اس کے تقاضے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

(بخاری کتاب الایمان باب علامۃ الایمان حب الانصار)

ترجمہ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جن کو غزوہ بدر میں شامل ہونے کی سعادت ملی اور بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر وہ ان (بارہ) سرداروں میں سے تھے (جن کو رسول اللہ ﷺ نے انصار پر مقرر فرمایا تھا)۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی۔ آپؐ نے فرمایا تم میری بیعت کرو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور چوری نہیں کرو گے۔ زنا نہیں کرو گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور کسی پر بہتان نہیں تراشو گے اور

معروف باتوں میں نافرمانی نہیں کروگے۔پس جو کوئی تم میں سے اس (عہد بیعت) کو پورا کریگا تو اللہ سے اس کا اجر پائے گا۔اور جو شخص اس (عہد بیعت) میں کچھ کمی کرے اور دنیا میں اسے اس کی سزا مل جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائیگی اور جس عہد شکنی کرنیوالے سے اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کا معاملہ فرمائے تو یہ اللہ کی مرضی ہے چاہے تو معاف کرے اور چاہے تو اُسے سزا دے۔پس ہم نے ان امور پر آپ کی بیعت کی۔

نوٹ : اس عہد بیعت میں خاص طور پر شرک، زنا، قتل اولاد اور چوری نہ کرنے کا ذکر ہے۔دوسری روایت میں اس کی یوں وضاحت ہے کہ ایمان لاکر پھر جب کوئی شخص ان گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ مومن ہونے کی حالت میں ایسا نہیں کرتا۔

(بخاری کتاب المظالم باب النهبی بغیر اذن صاحبه)

ایک اور روایت میں عہدِ بیعت کی ان شرائط کا بھی ذکر ہے۔کہ خواہ تنگی ہو یا آسائش،ہمیں کوئی بات پسند ہو یا ناپسند،ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔اور حکّام سے جھگڑیں گے نہیں۔ جہاں بھی ہوں گے انصاف اور سچ پر قائم رہیں گے۔کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(سنن نسائی کتاب البیعت باب البیعة علی السمع و الطاعة)

منافق کی علامات

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

(بخاری کتاب الایمان باب علامة المنافق)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا چار باتیں جس میں ہوں وہ پکا منافق ہے۔ اور جس میں ایک علامت ہو تو اسمیں نفاق کی ایک خصلت شمار ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ اسے ترک کر دے

(۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۳) جب معاہدہ کرے تو عہد شکنی کرے۔ (۴) جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اُتر آئے۔

نوٹ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ذکر ہے کہ مذکورہ بالا علامات جس میں پائی جائیں وہ منافق ہے۔ خواہ وہ نماز پڑھے، روزہ رکھے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے۔ (مسند احمد)

حصول علم کی اہمیت اور برکات

عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَه بِهٖ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ ...

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حصول علم کی خاطر سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا رستہ آسان کر دیتا ہے اور کوئی بھی گروہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد میں) اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کی تلاوت اور پڑھنے سننے کے لئے نہیں بیٹھتا مگر ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انکا ذکر اپنی خاص مجلس میں فرماتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ...

(ابن ماجه كتاب المقدمه باب فضل العلماء والحث على طلب العلم)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد عورت) پر فرض ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ

(ترمذى كتاب العلم باب ماجاء فى الحث على تبليغ السماع)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ اور خوشحال رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور آگے اسی طرح پہنچا دی کیونکہ کئی ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی جاتی ہے، سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ۔ (بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین باتیں جس شخص میں پائی جائیں اس نے ایمان کا مزا پالیا۔ (اوّل) یہ کہ اللہ اور اُس کا رسول اسے باقی ہر چیز سے زیادہ پیارے ہوں۔ (دوسرے) جس شخص سے بھی وہ محبت کرے محض خدا کی خاطر کرے۔ (تیسرے) کفر میں واپس لوٹ کر جانا وہ ایسے ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانا اسے ناگوار ہے۔

وضو کی اہمیت اور طریق

عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ رَأٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(بخاری کتاب الوضوء باب المضمضة فی الوضوء)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم حمران بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا آپ نے وضو کا پانی منگوایا پھر پانی کے برتن سے پہلے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور تین مرتبہ ان کو دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ وضو کے پانی میں ڈالا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اسے اچھی طرح صاف کیا پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ اور دونوں بازو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ہر پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے اس وضو جیسا وضو کرتے دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز ادا کی جن میں

وہ کوئی دوسرا خیال دل میں نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دے گا۔

نوٹ : بعض اوراحادیث میں وضو سے قبل بیت الخلاء جانے کی صورت میں پانی کے ساتھ طہارت اور صفائی کرنا بہت پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جوں جوں ایک مومن بندہ وضو کے اعضاء دھوتا جاتا ہے اس کے گناہ ساتھ ساتھ دھلتے جاتے ہیں کیونکہ خدا کے چھوٹے سے حکم کی تعمیل کا بھی اجر ملتا ہے۔

(مسلم کتاب الطهارة باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء)

ظاہری وضو کا مقصد بھی دراصل باطنی پاکیزگی ہے جس طرح خلوص نیت سے وضو کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔اسی طرح توجہ و اخلاص سے نماز ادا کرنے سے باطنی پاکیزگی میسر آتی ہے۔

غسل اور اس کا طریق

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنْ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهٖ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ۔

(بخاری کتاب الغسل باب التستّر فی الغسل)

ترجمہ : حضرت (امّ المؤمنین) میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کیلئے پردے کا انتظام کیا۔ آپ نے غسل جنابت کیا۔ فرمایا پہلے آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا اور اعضائے نہانی کو اچھی طرح دھویا اور صاف کیا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار یا مٹی پر رگڑا پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا سوائے پاؤں دھونے کے۔ پھر اپنے جسم پر پانی انڈیلا پھر پیچھے ہٹ کر اپنے پاؤں دھو لئے۔

نوٹ : دوسری روایات میں مزید تفصیل ہے کہ غسل جنابت میں حضور تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے پھر دائیں اور بائیں پہلو پر پانی بہاتے۔

”جنابت“ یعنی میاں بیوی کے مخصوص تعلقات کے بعد غسل واجب ہے۔

(بخاری کتاب الطهارة باب ماجاء اذا التقی الختانان وجب الغسل)

غسل جنابت کیلئے یہ ارشاد ہے کہ بال اور جسم اچھی طرح دھو کر صاف کئے جائیں۔ عورتوں کیلئے بالوں کی مینڈھی وغیرہ کھولنے کی بجائے سر پر تین چلو پانی انڈیلنا کافی ہے۔ اسی طرح احتلام کے بعد بھی غسل ضروری ہے۔ (ترمذی کتاب الطھارة باب ھل تنقض المرأة شعرھا)

عورت کیلئے ایام مخصوصہ سے فارغ ہونے کے بعد نماز پڑھنے سے پہلے اچھی طرح صفائی کے ساتھ ایسا ہی غسل کرنا واجب ہے۔ اسی طرح بچے کی ولادت کے بعد عورت کو پاک صاف ہونے پر نماز کیلئے نہانا ضروری ہے۔ (ابو داؤد کتاب المناسک باب الحائض تھل بالحج)

نبی کریم ﷺ نے عام حالات میں بھی صفائی کی خاطر غسل کو پسند فرمایا مگر جمعہ کے دن خاص طور پر نہانے کی تاکید کی اور فرمایا کہ ہر بالغ مسلمان پر جمعہ کے دن نہانا واجب ہے۔

(بخاری کتاب الجمعة باب فضل الغسل یوم الجمعة)

نماز کے اوقات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

(ترمذی کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی مواقیت الصلوۃ)

☆ اصل حدیث کے متن میں پہلے پانچوں نمازوں کے اوّل وقت کا ذکر ہے پھر دوسرے وقت کا۔ ترجمہ میں سہولت تفہیم کی خاطر ہر نماز کے دونوں اوقات اکٹھے بیان کردیئے گئے ہیں۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جبریلؑ نے بیت اللہ کے قریب دو دفعہ مجھے نمازیں پڑھائیں پہلی دفعہ نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب سایہ تسمے کے برابر (سورج ڈھلنے کے معاً بعد کا وقت) تھا۔ دوسرے دن ظہر اس وقت پڑھائی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر تھا اور یہ پہلے دن کی عصر کا وقت تھا (کیونکہ) پہلی دفعہ عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر تھا اور دوسرے دن عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اپنے سے دگنا تھا۔ (جبریلؑ نے) پہلے دن جونہی سورج غروب ہوا مغرب کی نماز پڑھائی اور یہ روزہ دار کی افطاری کا وقت (غروب آفتاب) تھا۔ اور دوسرے روز بھی مغرب اسی پہلے دن کے وقت میں (ہی) پڑھائی۔ پہلے روز عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہوئی اور دوسرے دن عشاء اس وقت پڑھائی جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا۔ (پہلے دن) فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب فجر طلوع ہوئی اور جو روزہ دار کے کھانا پینا بند کر دینے کا وقت تھا اور دوسرے روز فجر اُس وقت پڑھائی جب زمین روشن ہوگئی۔ پھر جبریلؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے محمدؐ! یہ تیرے سے پہلے نبیوں کے اوقات (عبادت) تھے اور نمازوں کے اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں۔

نوٹ: اسلامی شریعت ایسی کامل و مکمل ہے جس میں گزشتہ تمام کتب اور ادیان کی عمدہ تعلیمات کا نچوڑ موجود ہے۔ اسی طرح اسلامی نماز میں بھی گزشتہ انبیاء کی عبادتوں کے مختلف اوقات جمع کر کے ایک زائد حسن پیدا کر دیا گیا ہے۔

آنحضور ﷺ کی سنت یہ تھی کہ آپؐ بالعموم پہلے وقت میں نماز کی ادائیگی پسند فرماتے تھے۔

نماز باجماعت کی اہمیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔(بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاة الجماعة)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باجماعت نماز کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے۔

نوٹ: قرآن شریف میں نماز قائم کرنے کا حکم ہے۔جس سے مراد باجماعت نماز ہی ہے۔ جو مردوں پر مسجد میں آکر ادا کرنی فرض ہے۔ عورتوں پر مسجد میں آنا فرض نہیں تاہم اگر مسجد میں ایسا انتظام ہو اور وہ مسجد آنا چاہیں تو اس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔ نبی کریمؐ فرماتے تھے کہ اللہ کی لونڈیوں کو مساجد سے نہ روکو۔

ستائیس گنا ثواب سے مراد وہ فضائل بھی ہوسکتے ہیں جو مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی صورت میں حاصل ہوتے ہیں، مثلاً وقت کی پابندی مسجد چل کر آنے کا ثواب، مسجد میں وقت گزارنے کا اجر، مساوات کا سبق، باہمی اخوت وہمدردی کا درس، امام کی اطاعت وغیرہ۔ باقی جہاں تک نیکیوں کے اجر کا تعلق ہے وہ تو حسب اخلاص سات سو گنا بلکہ لامحدود بھی ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔

(بخاری کتاب الاذان باب وجوب الصلاۃ الجماعۃ)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور جب وہ اکٹھی ہو جائیں تو نماز کھڑی کروا کے کسی شخص کو لوگوں کا امام مقرر کروں اور پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز میں نہیں آتے) اور انہیں ان کے گھروں سمیت جلا کر راکھ کر ڈالوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی کو علم ہو کہ اسے (جانور کا) ایک موٹا پایہ یا دو اچھے موٹے پائے ملیں گے تو وہ ضرور عشاء کی نماز میں حاضر ہو۔

نوٹ : آخری فقرہ کا مطلب یہ ہے کہ کمزور ایمان لوگوں کی نظر اس مادی فائدہ پر ہوتی ہے جو فوری ہاتھ آئے جبکہ دائمی اور بے بہا ثواب کو وہ بسا اوقات نظر انداز کر دیتے ہیں۔

نماز کے آداب

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ (اَنَّہُ) دَعَا بِطَھُورٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا مِنَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُہٗ صَلَاۃٌ مَکْتُوبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوءَھَا وَخُشُوعَھَا وَرُکُوعَھَا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِمَا قَبْلَھَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ یُؤْتِ کَبِیرَۃً وَذٰلِکَ الدَّھْرَ کُلَّہٗ۔

(مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ)

ترجمہ : حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کوئی مسلمان شخص ایسا نہیں کہ جب فرض نماز کا وقت آئے وہ اچھی طرح وضو کرے پھر وہ نہایت توجہ اور خشوع سے نماز پڑھے اور عمدگی سے رکوع و(سجود) کرے تو وہ نماز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ کسی بڑے گناہ کا مرتکب نہ ہو اور بخشش کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔

نوٹ : دیگر احادیث میں نماز کے آداب کے سلسلہ میں ایک اہم بات یہ ہے کہ نمازی یہ بات مدنظر رکھے کہ وہ اپنے رب سے باتیں کر رہا ہوتا ہے۔ اسے دیکھنا چاہیئے کہ کیا باتیں کر رہا ہے؟ یعنی نماز میں توجہ انہماک

اور خشوع ہونا چاہئے۔ رسول کریم ﷺ نے ایک مومن کی عبادت کی شان یہ بیان فرمائی کہ انسان یہ محسوس کرے گویا خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ درجہ حاصل نہیں تو کم سے کم اتنا خیال تو ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی عن الایمان)

فاتحہ (ایک مکمل دعا)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

(بخاری کتاب الاذان باب وجوب قراءۃ للامام والمأموم)

ترجمہ : حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔

نوٹ : سورۃ فاتحہ ایک جامع ومکمل دعا ہی نہیں بلکہ قرآن کریم کے مضامین کا خلاصہ بھی ہے۔عبادت کا مغز بھی دعا ہی ہے۔اسلئے نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری قرار دیا گیا۔ امام کی خاموشی کے وقفوں میں فاتحہ پڑھنا زیادہ عمدہ ہے تاہم دل میں بھی اسے دہرایا جاسکتا ہے۔جبکہ امام کی دوسری تلاوت خاموشی سے سننی چاہیے۔نماز کے علاوہ دیگر دعاؤں میں سورۃ فاتحہ کوشامل کرنا بھی باعث برکت ہے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی ہی ایک اور روایت میں مزید تفصیل ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھا کرفرمایا کہ میرا خیال ہے تم امام کے پیچھے آہستہ آواز میں اس کی تلاوت دہراتے ہو؟ صحابہ نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ہاں سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔کیونکہ اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔(مسند احمد)

نماز کی برکات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا۔**

(بخاری کتاب مواقیت الصلوات باب صلوٰة الخمس کفارة)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔تو کیا اس (کے جسم) پر کوئی میل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کی کوئی میل باقی نہیں رہے گی۔آپؐ نے فرمایا بس یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔اللہ ان کے ذریعہ گناہ مٹاتا رہتا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِي اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى۔

(بخاری کتاب الجمعه باب الدهن للجمعه)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک آدمی جو جمعہ کے دن غسل کرتا ہے خوب اچھی طرح پاک صاف ہوتا ہے اور تیل وغیرہ یا اپنے گھر میں میسر خوشبو استعمال کر کے پھر جمعہ پر جاتا ہے اور دو آدمیوں کے درمیان بیٹھ کر انہیں جدا نہیں کرتا پھر جتنی نماز اس کے لئے مقدر ہے وہ پڑھتا ہے اور امام کی باتیں خاموشی سے سنتا ہے تو پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

سفر میں قصر نماز

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ**

(بخاری کتاب الجمعه باب الصلاة بمنی)

ترجمہ : حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں منٰی میں امن کی حالت میں دو رکعت نماز پڑھائی۔

نوٹ : قصر کے معنے چھوٹا یا مختصر کرنے کے ہیں۔ اس حدیث سے سنت رسول کا پتہ چلتا ہے کہ آپ نے سفر حج میں منٰی میں بغیر کسی خوف کے بھی چار رکعت کی بجائے دو رکعت قصر نماز پڑھی۔

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قرآن میں تو صرف خوف کی حالت میں قصر کا حکم ہے۔ فرمایا یہ صدقہ (یعنی رعایت) ہے اسے قبول کرو۔ پس نبی کریم ﷺ نے حالت سفر کو بھی خوف کی حالت پر قیاس کیا۔

قصر نماز ظہر، عصر اور عشاء میں چار رکعت کی بجائے صرف دو رکعت ادا کی جاتی ہے اور سنتیں معاف ہوتی ہیں۔ جبکہ فجر کی سنتیں سفر میں بھی ادا کی جاتی ہیں۔ اسی طرح جمعہ سے قبل دو رکعت سفر میں بھی ادا کرنے کی ہدایت ہے۔

قیام کی حالت میں نمازیں جمع کرنا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلاَ مَطَرٍ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ بِذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهٗ۔

(ترمذی کتاب الصلوة باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین فی الحضر)

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء مدینہ میں بغیر کسی خوف یا بارش وغیرہ کے جمع کر کے ادا فرمائی ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جب پوچھا گیا کہ کس غرض کے تحت نماز جمع کروائی تھی تو فرمایا کہ لوگوں کی سہولت کے لئے ۔

نوٹ : اس سے پتہ چلتا ہے کہ امیر یا امام حسب حالات قومی یا دینی ضروریات کے تابع حالت امن میں بھی نمازیں جمع کرواسکتا ہے ۔

نماز تہجد کی برکات

عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ)

ترجمہ : حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم رات کی عبادت کو لازم پکڑو۔ تم سے پہلے نیک لوگوں کا یہی دستور تھا اور (یاد رکھو) رات کی عبادت اللہ کے قریب لے جانیوالی، گناہ سے روکنے والی، برائیوں کو ختم کرنیوالی اور جسمانی بیماریوں کو دور کرنیوالی چیز ہے۔

نوٹ : نماز تہجد کی ایک اور برکت نبی کریم ﷺ نے قبولیت دعا بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہر رات کو جب تیسرا حصہ شب باقی رہ جاتا ہے نچلے آسمان پر اتر آتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اُسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسے بخش دوں؟

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلو اکلام اللہ)

نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ رات کو گیارہ رکعت نوافل نماز تہجد کے ادا فرماتے تھے۔ اور یہ بہت لمبی اور خوبصورت نماز ہوتی تھی۔

آداب مساجد

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **... قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ...** (مسلم کتاب الطهاره باب وجوب غسل البول وغیره من النجاسات اذ ا حصلت فی المسجد)

ترجمہ: : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا مساجد میں پیشاب ، پاخانہ کرنا مناسب نہیں ، یہ تو اللہ کے ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت کیلئے ہیں۔

نوٹ : مسجد کے یہ آداب حضور ﷺ نے ایک اعرابی کو نہایت نرمی سے اس وقت سکھائے جب وہ نادانی سے صحن مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر بیٹھا تھا۔ مسجد کی صفائی اور پاکیزگی کا اتنا خیال نبی کریم ﷺ کو رہتا تھا کہ آپ نے مسجد میں تھوکنے کو بھی گناہ قرار دیا اور مسجد میں بدبودار چیزیں کچے لہسن ، پیاز وغیرہ کھا کر آنے سے منع فرمایا۔

ذکرِالٰہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار
باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور الحمدللہ (تمام تعریف اللہ کے لئے ہے) اور **لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ** (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) اور اللّٰـہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) کا ذکر کرنا (دنیا کی ہر چیز سے) جس پر سورج چڑھتا ہے زیادہ پیارا ہے۔

نوٹ : نبی کریم ﷺ نے **لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ** کو سب سے افضل ذکر قرار دیا۔ آپؐ نے ذکر کرنے اور نہ کرنیوالے کی مثال زندہ اور مردہ سے دی ہے۔ آپؐ خود ہر وقت اللہ کو یاد کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جو شخص نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر اور ایک دفعہ **لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (مسلم كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة)

سید الاستغفار

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنْ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار)

ترجمہ : شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ سیّدالاستغفار یہ ہے کہ تم کہو اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں۔ میں تجھ سے اس برائی کی پناہ مانگتا ہوں جو مجھ سے سرزد ہوئی اور میں اپنے اوپر تیرے احسان کا اعتراف کرتا ہوں اور تیرے لئے اپنے گناہ کا اقراری ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ جو شخص یقین کے ساتھ یہ دعا دن کو پڑھے گا اور اگر اس دن شام سے قبل اس کی وفات ہوگئی تو وہ جنتی ہے اور جس نے رات کو یقین سے یہ دعا پڑھی اور صبح سے پہلے اس کی وفات ہوگئی تو وہ بھی جنتی ہے۔

توبہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنْ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔**

(سنن ابن ماجه كتاب الزهد باب ذكر التوبة)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہوتا ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو۔

نوٹ: اسلامی تعلیم کے مطابق ہر گناہ گار انسان کے خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو تمام گناہ معاف ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ سچی توبہ کرے۔

گناہ کے بعد اس کے دل میں ندامت پیدا ہو، وہ پچھلے گناہوں کی تلافی کرے اور آئندہ سے گناہ نہ کرنے کا عزم کرے تو پھر اس کی توبہ ایسی ہی سمجھی جائے گی جیسے اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

درود شریف

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔**

(نسائی کتاب السھو باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی)

ترجمہ : حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔اور اس کے دس گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

محبت الٰہی کی دعا

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِي اللّٰهُ عَنْهُ **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ** عَلَيْهِ السَّلَامَ **يَقُولُ اللهمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اَللّٰهمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ...**

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید)

ترجمہ : حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داوٗدؑ کی دعا میں سے یہ ہے کہ وہ کہتے تھے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اوراس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! میرے دل میں اپنی اتنی محبت ڈال دے جو میری اپنی ذات میرے مال میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز ہو۔

تلاوت قرآن

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **... قَالَ ... سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَابْكُوا فَإِنْ لَّمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا وَتَغَنَّوْا بِهٖ فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔**

(ابن ماجه کتاب اقامة الصلوة باب فی حسن الصوت بالقرآن)

ترجمہ : حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ قرآن سوز کی کیفیت کے ساتھ اترا ہے پس جب تم تلاوت کروتو رویا کرو۔اوراگر رونہ سکوتو رونے کی کیفیت اپنے اوپر وارد کرنے کی کوشش کرواورقرآن خوش الحانی سے پڑھا کرو۔جوشخص خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ : حدیث میں ہے کہ تلاوت قرآن میں بہترین آواز وہ ہے جس سے خشیّت کا احساس ہو۔ رسول کریم ﷺ ایسی اچھی آواز والی تلاوت شوق سے سنتے تھے۔اورخود قرآن کے مضمون میں ڈوب کر (ہر لفظ نکھار کر اورحسب ضرورت لمبا کر کے) تلاوت کرتے تھے۔رحمت الٰہی کے ذکر پر رحمت طلب کرتے اور عذاب کے ذکر پر اللہ سے پناہ مانگتے۔

(ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی التسبیح)

دراصل تدبّر غور اور خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت بھی عبادت ہے۔

حدیث میں ہے کہ قرآن شریف کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور الٓمّٓ تین حروف کی تیس نیکیاں ہیں۔اس طرح انسان قرآن پڑھنے سے بے حساب اجر وثواب اور اللہ کی رضا حاصل کرسکتا ہے۔

قرآن کریم سیکھنا اور سکھانا

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہُ۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیر کم من تعلم القرآن و علمہ)

ترجمہ : حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہیں جو قرآن خود سیکھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں۔

نوٹ : کتنی بڑی فضیلت ہے جو نبی کریم ﷺ نے قرآن سیکھنے والوں کی بیان فرمائی کہ وہ مسلمانوں میں سب سے بہترین لوگ ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ قرآن سیکھنے سے مراد محض عربی الفاظ سیکھنا ہی نہیں یہ تو محض ابتدائی درجہ ہے۔اس کا ترجمہ سیکھنا بھی ضروری ہے۔ پھر تیسرے مرحلے پر اس کے مضامین کا فہم حاصل کرنا اور تفسیری علوم حاصل کرنا بھی اہم ہے۔

زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ الصدقة من الاغنیاء)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آپ اہل کتاب کی جس قوم کے پاس جا رہے ہو ان کو سب سے پہلے کلمۂ شہادت (یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں) کی طرف دعوت دینا اگر وہ یہ بات مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس بات کو مان لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ (یعنی زکوٰۃ) کو

فرض کیا ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غرباء کو لوٹا یا جائے گا۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو ان کے بہترین اموال لینے سے اجتناب کرنا۔ اور مظلوم کی دعا سے بھی بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ (قبولیت میں) حائل نہیں ہوتا۔

صدقہ وخیرات

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنْ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

(بخاری کتاب النفقات باب وجوب النفقة علی الاھل والعیال)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد انسان خود مفلس نہ ہو جائے اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور دینا اس سے شروع کرو جس کے تم ذمہ دار ہو۔

روزہ کی اہمیت اور اس کے آداب و برکات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

(بخاری کتاب الصوم باب هل يقول انی صائم اذاشتم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزے میرے لئے ہیں اور میں خود ان کی جزا بنوں گا اور روزے ڈھال ہیں پس جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ شہوانی باتیں کرے نہ شور شرابہ کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو اسے کہنا چاہیئے کہ میں تو روزہ سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ خوشگوار ہے۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں جن سے وہ حظ اٹھائے گا۔ ایک خوشی تو اسے افطاری کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اس وقت جب روزے کے سبب اسے اپنے رب کا لقاء نصیب ہوگا۔

فدیۂ رمضان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ... قَالَ...أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...فَقَالَ...إِنَّ اللهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنْ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحَامِلِ أَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوِ الصِّيَامَ۔

(ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی الرخصة فی الافطار للحبلی والمرضع)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف کردی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ سے رخصت دی ہے۔

نوٹ: اسلامی تعلیم میں سہولت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ چنانچہ مسافر اور بیمار کو رخصت ہے کہ رمضان کے بعد جب روزہ رکھنے کے قابل ہوسکیں روزے رکھ لیں۔ حاملہ حائضہ اور دودھ پلانے والی عورت بھی اسی ذیل میں آتی ہیں۔ البتہ دائمی مریض یا انتہائی بوڑھا شخص جو رمضان کے بعد بھی روزہ رکھنے کے قابل نہیں ہوتے ان کیلئے فدیہ ہی کافی ہے۔ دراصل فدیہ رمضان میں روزہ نہ رکھ سکنے کی تلافی کیلئے ہے۔ جو ایک روزہ چھوڑنے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ تاہم جو شخص فدیہ کی بھی طاقت نہیں رکھتا اسے استغفار اور دعا کرنی چاہئے۔

رمضان میں معمولات نبوی ﷺ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنْ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ۔(بخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی)

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، مگر رمضان میں جب جبریلؑ آپ سے ملا کرتے تھے، آپؐ کی سخاوت اور بھی زیادہ ہو جاتی تھی اور جبریلؑ رمضان کی ہر رات آپ سے ملتے تھے اور آپ سے قرآن سنتے اور سناتے تھے۔ تب رسول کریم ﷺ کی نیکیوں کی کثرت اور سخاوت تیز آندھی سے بھی بڑھ کر ہوتی تھی ۔

نوٹ : رمضان قرآن کے نزول کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔ اسلئے نبی کریم ﷺ رمضان میں کثرت سے قرآن پڑھتے اور جبریلؑ کے ساتھ قرآن کا دور مکمل کرتے تھے۔

اپنی زندگی کے آخری سال (11 ھ) میں حضور ﷺ نے رمضان میں دو دفعہ جبرائیلؑ کو قرآن شریف سُنا کر اس کا دور مکمل کیا۔

رمضان کا آخری عشرہ اور اعتکاف

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔

(مسلم کتاب الاعتکاف باب الا جتهاد فی العشر الأ واخر من شهر رمضان)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب (رمضان کا آخری) عشرہ آتا تو رسول اللہ ﷺ رات کو زندہ کرتے، اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے اور بہت جدوجہد کرتے اور کمر ہمت کس لیتے تھے۔

نوٹ : رمضان کے آخری عشرہ میں نبی کریم ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور دن رات مسجد میں گزارتے تھے۔صرف ضروری حاجت کیلئے نکلتے تھے۔ یہ سلسلہ وفات تک جاری رہا۔ مسجد میں دس روزہ اس قیام کے دوران طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش میں عبادت اور مجاہدہ کرتے۔ رات کا اکثر حصّہ عبادات، دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گذرتا۔ جن سے گویا ان راتوں کو بھی ایک زندگی نصیب ہوتی۔ رسول کریم ﷺ مناسب وقت پر اہل خانہ کو بھی جگا کر عبادت اور دعاؤں کی تلقین کرتے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ مقبول اعتکاف کے بعد آدمی گناہوں سے معصوم بچے کی طرح پاک ہو کر نکلتا ہے۔

فطرانہ رمضان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ۔ (بخاری کتاب الزکاة باب فرض صدقة الفطر)

ترجمہ : حضرت (عبداللہ رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے زکوۃ الفطر (یعنی رمضان کا فطرانہ) کھجور یا جَو کا ایک صاع (قریباً تین سیر) مسلمانوں میں سے غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر مقرر فرمایا اور حکم دیا کہ اسے نماز عید پر جانے سے قبل ادا کیا جائے۔

عیدالفطر وعیدالاضحیٰ

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيدٌ لِلْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحٰى فَكُلُوا مِنْ لُحُومِ نُسُكِكُمْ۔ (ترمذی ابواب الصوم باب ماجاء فی کراهية الصوم يوم الفطر والنحر)

ترجمہ : حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوعبید بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی کی ایک عید میں شامل ہوا۔آپؓ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبۂ عید دیا۔پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ ان دودنوں کے روزہ سے منع فرماتے تھے۔یوم الفطر تو تمہارے روزے مکمل ہونے اور مسلمانوں کیلئے عید (کا دن) ہے اور یوم الاضحیٰ کو تم اپنی قربانیوں کے گوشت کھاتے ہو۔

نوٹ : عیدالفطر رمضان کے اختتام اور نئے چاند نظر آنے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے اور عید قربانی یوم الحج کے بعد 10 ذوالحج کو منائی جاتی ہے۔یہ مسلمانوں کے اہم دینی تہوار ہیں جن میں تمام عورتوں اور بچوں کو بھی شامل کرنے کی تاکید ہے۔

حج بیت اللہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ۔ (مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرة فی العمر)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں ہمیں ارشاد فرمایا اے لوگو! تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے اسلئے تم حج کیا کرو اس پر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ہر سال حج کرنا ضروری ہے؟ آپؐ خاموش رہے اس نے تین بار یہی سوال دہرایا تو آپؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتے پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (یعنی بلا ضرورت سوال نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کرنے اور ان کی باتیں نہ ماننے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ پس جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو اور جب میں تمہیں کسی بات سے روک دوں تو اسے ترک کر دو۔

عیدالاضحیٰ اور قربانی

عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةٌ ...

(ترمذی کتاب الاضاحی باب الاذان ما اذان المولود)

ترجمہ : حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! ہر (صاحب استطاعت) گھرانے پر ہر سال قربانی ہے۔

نوٹ : ایک اور روایت میں عیدالاضحیہ کی قربانی کے اہمیت کے بارہ میں یہ ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استطاعت کے باوجود قربانی کا جانور ذبح نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ کے موقع پر عید پر جانے سے پہلے کچھ نوش نہیں فرماتے تھے۔ واپسی پر قربانی کا گوشت تناول فرماتے تھے۔ جب کہ عیدالفطر پر جاتے ہوئے کھجوریں وغیرہ کھا کر تشریف لے جاتے۔

ذات باری اوراس کی صفات میں شرک

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ۔

(بخاری کتاب التفسیر القرآن باب قوله الله الصمد)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے۔ابن آدم (یعنی انسان) نے مجھے جھٹلایا ہے حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہیں۔اوراس نے مجھے گالی دی جبکہ یہ بات اسے زیب نہیں دیتی۔میری تکذیب تو اس کا یہ کہنا ہے کہ میں اسے دوبارہ نہیں اٹھاؤں گا حالانکہ پہلی دفعہ میں نے اُسے پیدا کیا اوراس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔حالانکہ میں وہ بے نیاز ہستی ہوں کہ نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ مجھے کسی نے جنا اور نہ ہی کوئی میری برابری کرنے والا ہے۔

غیر اللہ کی قسم کھانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ۔

(ابوداؤد کتاب الأَيمان باب فی کراهية الحلف)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے باپوں اور ماؤں کے نام سے قسم نہ کھاؤ۔ نہ ہی کسی کو اللہ کا شریک بنا کر اس کی قسم کھاؤ، اللہ کے سوا کسی کے نام کی قسم مت کھاؤ۔ اور اللہ کی قسم بھی صرف اس وقت کھاؤ جب تم واقعی سچے ہو۔

حقوق والدین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ ۔ (مسلم کتاب البر والصلہ باب بر الوالدین)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں پھر تمہارا باپ۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

نوٹ: اس جگہ ماں کا حق اس کی بے لوث خدمات اور کمزور صنف ہونے کی وجہ سے اہمیت کے لحاظ سے مقدم رکھا اور اس پر زور دیا ہے۔ دوسری حدیث میں باپ کے حق کے متعلق فرمایا کہ والد کی رضا مندی میں اللہ کی رضا مندی اور اس کی ناراضگی میں خدا کی ناراضگی ہے۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء من الفضل فی رضاالوالدین)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جو جہاد کیلئے اجازت چاہتا تھا۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں۔ اس نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا پھر جاؤ اور ان میں جہاد کرو۔ (یعنی ان کی خدمت کی کوشش کرو۔ یہی تمہارا جہاد ہے)۔ (بخاری کتاب الجہاد باب الجہاد باذن الا بوین)

صلہ رحمی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

(بخاری کتاب البیوع باب من احب البسط فی الرزق)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔

نوٹ : صلہ رحمی سے مراد رحمی رشتوں کو جوڑنا۔ خونی رشتہ داروں سے حسن سلوک ہے ایک دفعہ ایک شخص نے نبی کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں صلہ رحمی کرتا ہوں مگر میرے رشتہ دار مجھ سے قطع تعلّق کرتے ہیں اس بارہ میں کیا حکم ہے۔ فرمایا یہی تو صلہ رحمی ہے جو قطع تعلقی کے جواب میں ہو۔ اگر رشتہ دار بھی نیک سلوک کریں اور پھر ان سے حسن سلوک کیا جائے تو یہ ان کے احسان کا بدلہ ہوگا۔ (ترمذی کتاب البر والصلة باب ماجاء من الفضل فی رضاالوالدین)

رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا جو جہاد کیلئے اجازت چاہتا تھا۔ آپؐ نے پوچھا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں۔ اس نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا پھر جاؤ اور اُن کی خدمت کا جہاد کرو۔

وحدت و جمعیت کی برکت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ إِلَى النَّارِ۔ (ترمذی کتاب الفتن. باب ما جاء فی لزوم الجماعة)

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا یہ فرمایا کہ امت محمدؐ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور جو جماعت سے الگ ہوا آگ کی طرف الگ ہوا۔

نوٹ : دوسری روایت میں یَدُاللّٰهِ فَوْقَ الْجَمَاعَةِ کے الفاظ میں یعنی جماعت کے سر پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ گویا وحدت ملی کی ایک برکت اللہ تعالیٰ کی حفاظت خاص کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جبکہ انتشار کا نتیجہ تباہی و بربادی اور ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔

اطاعت امام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ۔ (بخاری کتاب الجهاد و السیر. باب یقاتل من وراء الامام)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نہ فرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی تو اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔اور یقیناً امام ڈھال ہوتا ہے،جس کے پیچھے ہو کر لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ بچا جاتا ہے۔اگر وہ اللہ کے تقویٰ کا حکم دے اور عدل سے کام لے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور وہ تقویٰ کے خلاف کوئی حکم دے تو اس کی ذمہ داری خود اس پر عائد ہوگی۔

نوٹ : دوسری حدیث میں ہے کہ اگر تم پر ایک حبشی غلام بھی امیر مقرر کر دیا جائے جس کا سر منقّہ کے دانہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو (یعنی تمہارے نزدیک کم فہم ہی کیوں نہ ہو) پھر بھی تمہارا کام سننا اور اطاعت کرنا ہے۔

(بخاری کتاب الاحکام باب والطاعة للامام)

دین خیر خواہی کا نام ہے

عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُولِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

(مسلم کتاب الایمان.باب بیان ان الدین النصیحه)

ترجمہ : حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اصل دین تو اخلاص اور خیر خواہی ہے صحابہ نے عرض کیا کس کی خیر خواہی؟

فرمایا۔ اللہ، اس کی کتاب اور اس کے رسول نیز مسلمانوں کے امام اور ان کے عام لوگوں کی خیر خواہی۔

نوٹ : اللہ، اس کی کتاب، رسول اور امام وقت سے خلوص اور خیر خواہی کا یہ مطلب ہے کہ باقی تمام دنیوی رشتوں پر انہیں مقدم رکھا جائے۔ اور عام مسلمانوں سے خلوص اور خیر خواہی یہ ہے کہ ان کا بھلا سوچا جائے اور ان کی خاطر وہی پسند کیا جائے جو اپنے لئے پسند ہو اور انہیں کوئی گزند نہ پہنچائی جائے۔

حق اللہ اور حق العباد میں اسوۂ رسول

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ۔

(نسائی کتاب الجمعة باب مایستحب من تقصیر الخطبة)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے ذکر الٰہی کرتے تھے اور فضول بات سے پرہیز کرتے تھے۔ نماز لمبی کرتے اور خطبہ مختصر دیتے تھے اور بیواؤں اور غریبوں کے ساتھ جا کر ان کی ضرورت پوری کر دینے میں برا نہیں مناتے تھے۔

انسان کی بنیادی ضروریات

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ۔

(ترمذی کتاب الزهد باب منه)

ترجمہ : حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ابن آدم کا ان چیزوں کے علاوہ اور کوئی حق نہیں۔ رہنے کیلئے گھر، تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا۔ پیٹ بھرنے کیلئے روٹی اور (پینے کے لئے) پانی۔

نوٹ : اس حدیث میں انسان کی کم ازکم بنیادی ضروریات کا ذکر ہے جو اسے مہیّا ہونی چاہئیں۔ اسلامی حکومت کے علاوہ اسلامی معاشرہ اور مسلمانوں کی بھی ذمہّ داری ہے کہ حسب استطاعت کم سے کم یہ حق ادا کرنے کی سعی کریں۔

حقوق انسانی اور محاسبہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(مسلم کتاب الزکاۃ باب من جمع الصدقۃ واعمال البر)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے آج روزہ کس نے رکھا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے، آپؐ نے فرمایا تم میں سے جنازہ کے ساتھ کون گیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں، آپؐ نے فرمایا تم میں سے مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے، آپؐ نے پوچھا آج کسی مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ (نیکیاں) جس آدمی میں بھی جمع ہوں وہ لازماً جنت میں داخل ہوتا ہے۔

باہمی امداد اور ستر پوشی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ... أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہُ وَمَنْ کَانَ فِي حَاجَةِ أَخِیہِ کَانَ اللّٰہُ فِي حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَةً مِنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

(بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت میں مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز کی تکلیف دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔

محنت کرنا اور سوال سے بچنا

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ ۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب الاستعفاف عن المسألة)

ترجمہ : حضرت زبیر بن العوام نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی ایک رسی لے لے اور لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر اُٹھالائے اور اس کو بیچے اور اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو (سوال کی ندامت) سے بچالے تو یہ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے وہ اس کو دیں یا انکار کردیں۔

اصلاح معاشرہ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ... سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔ (مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اور اسے وہ برائی اپنے ہاتھ سے روکنے کا اختیار ہو تو وہ اسے روکے اور اگر اسے یہ طاقت نہ ہو اور وہ اپنی زبان سے اسے روک سکتا ہو تو ایسا کرے۔ اور اگر اسے یہ اختیار بھی نہ ہو تو اپنے دل سے ایسا کرے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

نوٹ: اس حدیث کے مطابق ہر فرد پر اپنے دائرہ میں معاشرہ کی اصلاح اور نگرانی کی ذمہ داری ہے۔ مگر ظاہر ہے ہر فرد اپنے اختیار کے دائرہ کار کے لحاظ سے ہی ایسا کر سکتا ہے۔ اس سے تجاوز کر کے نہیں۔ ہاتھ سے برائی کو روکنے کا اختیار صرف حکومتی عہدیدار کو ہی ہوسکتا ہے۔ جبکہ زبان سے نصیحت ہر فرد معاشرہ کیلئے ممکن ہے۔ اور اگر نصیحت نہیں تو زبان سے دعا تو کر ہی سکتا ہے۔ اور اس کی بھی توفیق نہ ہونے کی صورت میں کم سے کم اس بری بات سے نفرت تو دل میں ہونی چاہئے۔ کم از کم تقاضا ایمان کا یہی ہوسکتا ہے کہ از خود نصیحت پکڑ کر انسان برائی سے اپنا دامن تو بچالے۔

دعوت الی اللہ نہ کرنے پر انتباہ

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ ۔ (ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی الامر بالمعروف)

ترجمہ : حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میرے جان ہے تمہیں ضرور بالضرور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہوگا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی سزا نازل کرے پھر تم اس سے دعا مانگو اور وہ بھی قبول نہ ہو۔

نوٹ : حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تیری رہنمائی سے ایک شخص کو بھی ہدایت عطا فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔(بخاری کتاب الجہاد باب دعاء النبی الناس الی الاسلام)

سرخ اونٹوں کی دولت تو محض اس دنیا میں کام آسکتی ہے مگر کسی ہدایت یافتہ انسان کی نیکیوں کا ثواب نسلاً بعد نسل رہنمائی کرنے والے کو پہنچتا رہے گا جیسا کہ ایک اور حدیث میں ہے کہ نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنیوالے کی طرح ہوتا ہے۔اور اس جیسا اجر پاتا ہے۔

(ترمذی کتاب العلم باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ)

شخصی دفاع اور اس کی فضیلت

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

(ترمذی کتاب الدیات باب ما جاء فیمن قتل دون ماله فهو شهید)

ترجمہ : حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے خون (جان) کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ (بھی) شہید ہے اور جو اپنے بیوی بچوں اور خاندان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

نوٹ : شہید کے لفظی معنے ہیں گواہی دینے والا۔ یہ ایک روحانی مرتبہ بھی ہے۔ انسان جب خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا اور اپنے عمل سے اس کی گواہی دیتے ہوئے اپنی جان تک کی بازی لگا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ حسب اخلاص اسے اپنے قرب میں شہادت کا درجہ عطا فرما دیتا ہے۔ گویا خدا اور فرشتے اس کے خلوص و عمل پر گواہ بن جاتے ہیں۔

امن وعافیت کی خواہش اور دُعا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ... قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب کان النبی ﷺ اذا لم یقاتل اول النهار اخّر القتال)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کی خواہش نہ کرو اور اللہ سے عافیت چاہو۔مگر جب مقابلہ کی نوبت آجائے تو ثبات قدم دکھاؤ اور یقین جانو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

نوٹ: بعض لوگ اس حدیث کے محض آخری حصہ سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اسلام نے تلوار کے جہاد کی حوصلہ افزائی کی ہے اور اس کی جزا جنت بتائی ہے۔ حالانکہ اس حدیث کے پہلے حصہ سے صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہؐ نے دشمن سے مقابلہ کا شوق اور جنگ میں پہل ہرگز پسند نہیں کی اور ہمیشہ امن وعافیت سے رہنے کی دعا سکھائی۔مگر جب دشمن پہل کر لے حملہ کی ٹھان لے اور مسلمانوں کیلئے دفاع کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو پھر ڈٹ جانے اور ثبات قدم دکھانے کا ہی حکم ہے۔ایسی دفاعی دینی جنگ میں شہادت کا رتبہ پانے والوں کیلئے جنت کا وعدہ ہے۔

اسلامی جہاد

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب كراهية ترک الغزو)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مشرکوں سے جہاد کرو۔اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے ساتھ۔

نوٹ: جہاد کے معنی کوشش اور سعی کے ہیں۔مال کے ساتھ جہاد کا مطلب ہے اللہ کی خاطر مال خرچ کرنا۔نفس کے ساتھ جہاد کا مطلب اپنی اصلاح اور تربیت ہے جیسے دوسری حدیث میں سب سے بڑا جہاد کہا گیا ہے۔نیز ضرورت پڑنے پر خدا کی راہ میں اپنی جان کی قربانی پیش کرنا بھی جہاد ہے۔جو جہاد اصغر یعنی سب سے چھوٹا جہاد قرار دیا گیا ہے۔زبان سے جہاد کا مطلب اسلام کا پیغام غیروں تک پہنچانا ہے۔اسے جہاد بالقرآن اور جہاد کبیر (یعنی بڑے جہاد) سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

جنگ بندی کا آسان راستہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوا أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ وَیُقِیمُوا الصَّلَاۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکَاۃَ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَھُمْ وَأَمْوَالَھُمْ إِلَّا بِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ ۔ (مسلم کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لڑوں جب تک یہ لوگ (جنہوں نے جنگ شروع کی ہے)۔ گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قیام کریں اور زکوۃ دیں۔ جب وہ یہ باتیں کرنے لگیں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لئے سوائے ان کے جائز حق کے۔ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

نوٹ : بعض لوگوں نے غلط فہمی سے اس حدیث سے یہ مراد لیا ہے کہ اسلام کی اشاعت کیلئے جنگ جائز ہے حالانکہ ایسے معنے آزادی ضمیر کی بنیادی قرآنی تعلیم لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (یعنی دین میں کوئی جبر نہیں) کے خلاف ہیں۔

جن حالات میں یہ اعلان کیا گیا اس وقت قریش مکہ جو مسلمانوں پر ظلم وتعدی سے حملہ آور ہونے میں پہل کرنے کا جرم کر چکے تھے۔اور مسلمان بھی جواباً دفاعی کروائی کر رہے تھے۔اس حدیث میں دراصل اس جنگ کے خاتمہ کے طریق کا اعلان کیا گیا ہے جو دراصل آیت وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ کی تفسیر ہے کہ کفار کی طرف سے جنگ شروع کرنے کے بعد اب مسلمان اس وقت جنگ بندی کریں گے جب امن ہو کر فتنوں کا خاتمہ ہو جائے یا پھر کفار مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلیں اور کلمہ پڑھ کر اپنے اسلام کا اعلان کردیں اگر وہ ایسا کریں تو بغیر کسی شک یا حیل وحجت کے ان کی اطاعت کا اقرار قبول کرلیا جائے گا۔

جنگ کے اسلامی آداب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔** (ابو داؤد کتاب الجهاد. باب فی دعاء المشركين)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کا نام لے کر اس کی تائید کے ساتھ اور اللہ کے رسولؐ کے دین پر چلتے ہوئے (اس کی راہ میں) نکلو کسی بوڑھے عمر رسیدہ کو قتل نہ کرنا، کم سن بچے یا عورت کو نہ مارنا، اور خیانت کرتے ہوئے مال غنیمت پر قبضہ نہ کر لینا، اصلاح اور احسان کا معاملہ کرنا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

نوٹ: دوسری احادیث میں ان ہدایات کی مزید تفصیل ہے کہ:

☆ دشمن پر رات سوتے میں حملہ نہ کرنا۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

☆ دشمن کو دھوکہ نہ دینا، دشمن کی نعشوں کا مثلہ نہ کرنا۔

(مسلم کتاب الجهاد باب تامیر الامام الامراء)

☆ مذہبی رہنماؤں کو قتل نہ کرنا۔ اور نہ ان کی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانا، نہ سرسبز درخت کاٹنا۔ (طحاوی)

جہاد میں خواتین کی شرکت

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحٰى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى۔

(مسلم کتاب الجهاد باب النساء الغازيات ير ضخ لهن ولا يسهم)

ترجمہ : حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی۔ میں پیچھے ان کے خیموں میں رہ کران کیلئے کھانا تیار کرتی تھی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور مریضوں کا خیال رکھتی تھی۔

نوٹ: اسلام سے پہلے جنگوں میں عورتوں کوشراب کی محفلیں سجانے اور راگ رنگ کیلئے تو استعمال کیا جاتا ہے۔خواتین سے غزوات میں تیمارداری (Nursing) کی خدمات لینے کا اعزاز نبی کریم ﷺ نے انہیں عطا فرمایا حتی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صاجزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی غزوات میں شریک ہوکر یہ خدمات بجالاتی رہیں۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد پر جاتی تھیں۔ لوگوں کو پانی پلاتی تھیں، ان کی خدمت کرتی تھیں اور زخمیوں اور شہداء کو مدینے لے کر آتی تھیں۔ ایک فرانسیسی مستشرق نے تاریخ میں پہلی مرتبہ خواتین سے ایسی پاکیزہ خدمات لینے پر نبی کریم ﷺ کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔

اخلاص اور خدمت دین

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ فِي خَشْيَةِ اللهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ۔

(ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ما جاء فی فضل المرابط)

ترجمہ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی چیز دو قطرات اور دو قدموں کے نشانات سے بڑھ کر پیاری نہیں۔ ایک تو اللہ کے خوف سے (بہنے والے) آنسوؤں کے قطرے دوسرے وہ قطرہ خون جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے۔ اور دو قدموں کے نشان میں سے ایک تو وہ ہے جو اللہ کی راہ میں ہو دوسرے وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں اور احکام میں سے کسی حکم کی بجا آوری میں ہو۔

نوٹ : ایک اور حدیث میں ذکر ہے کہ اللہ کی راہ میں رونے والی آنکھ اور اس کی راہ میں رات بھر جاگ کر پہرہ دینے والی آنکھ کو بھی آگ نہیں چھوئے گی۔

(ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب ماجاء فی فضل الحرس)

قبول اسلام کے بعد اہم نصیحت

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ ... قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ فَاسْتَقِمْ۔

(مسلم کتاب الایمان باب جامع اوصاف الاسلام)

ترجمہ : حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتائیں کہ اس کے بعد مجھے آپؐ کے علاوہ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔آپؐ نے فرمایا تم یہ کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم ہو جاؤ۔

نوٹ: ایمان زبان سے اقرار کا نام ہے جس کی تصدیق انسان کے عمل سے ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یہاں ان دونوں قسم کی استقامت کی طرف توجہ دلائی ہے۔اوّل یہ کہ انسان کا ایمان ایسا پختہ ہو کہ جان جائے مگر ایمان نہ جائے۔ دوسرے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ ارکان اسلام پر عمل کے ساتھ ایمان کے دیگر تقاضے پورے کرنے میں مستقل مزاجی اور دوام ایسا ہو کہ زندگی میں ایک انقلاب محسوس ہو۔

استقلال ومداومت اوراعتدال

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ ... كَانَ يَقُولُ (رَسُولُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰہ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَملُّوا وَكَانَ يَقُولُ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰہ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ۔

(مسلم کتاب الصیام باب صیام النبی ﷺ فی غیر رمضان)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ اعمال میں سے اسی قدر اختیار کرو جس کی تمہیں طاقت ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نہیں اُکتا تا مگر تم لوگ اُکتا جاتے ہو نیز آپؐ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا وہ عمل ہے، جس پر اس کا کرنے والا ہمیشگی اختیار کرے خواہ وہ چھوٹا سا عمل ہی کیوں نہ ہو۔

نیکی اور بدی کی تعریف

عَنْ وَابِصَةَ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ **...** (عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) **...فَقَالَ جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ نَعَمْ ...يَقُولُ يَا وَابِصَةُ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَاسْتَفْتِ نَفْسَكَ ...الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ ۔**

(مسند احمد جلد 4صفحہ:227 مطبوعہ مصر)

ترجمہ : حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تم نیکی کے بارہ میں پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اپنے دل سے پوچھو۔ نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور جی مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لئے بے چینی کا موجب ہو۔ خواہ تجھے لوگ اس کے جائز ہونے کا فتویٰ کیوں نہ دیں۔ بلکہ وہ تجھے یہ فتویٰ دے ہی چکے ہوں۔

فرائض اور نوافل کی اہمیت و برکات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے دوست سے دشمنی کرتا ہے میں اس کے ساتھ اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میں نے بندے پر جو چیزیں فرض کی ہیں اُن سے بڑھ کر مجھے کوئی چیز ایسی پیاری نہیں جس سے وہ میرا قرب حاصل کرے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پھر جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ ہوجاتا ہوں جس

سے وہ پکڑتا ہے اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں ضرور اسے دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں اور میں کبھی کسی چیز کے فیصلہ میں تردّد نہیں کرتا جتنا تردد مجھے مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے۔ مومن موت کو ناپسند کرتا ہے اور مجھے بھی وہ بات ناپسند ہے جو اُسے بُری لگے۔

نوٹ : اس حدیث میں قربِ الٰہی کے ذرائع میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فرائض کی بجا آوری اور پھر نوافل کا ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ مجاہدہ دعا، تقویٰ، وغیرہ بھی قربِ الٰہی کے طریق اور علامات ہیں۔

عبادت اور مسجد سے لگاؤ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

(بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! سات آدمی ہیں جن کو اللہ اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

1- عدل وانصاف کرنے والا امام اور لیڈر۔

2- وہ نوجوان جس نے اپنے رب کی عبادت میں پرورش پائی۔

3- وہ شخص جس کا دل مساجد سے اٹکا ہوا ہو۔

4- ایسے دو آدمی جنہوں نے اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی اسی (نیک نیتی سے) وہ اکٹھے ہوئے اور اسی (حال میں) الگ ہوئے۔

5- وہ شخص جسے کسی خوبصورت اور عزت و منصب والی عورت نے اپنی طرف (بدی کی خاطر) بلایا اور اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

6- ایسا شخص جس نے مخفی طور پر صدقہ دیا اور اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں نے کیا خرچ کیا۔

7- ایسا شخص جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

نگرانی ومحاسبہ

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

(بخاری کتاب الجمعه باب الجمعة فی القری والمدن)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارہ میں پرسش ہوگی۔ امام (دوسری روایت میں امیر یا حاکم کا ذکر ہے) بھی نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر میں نگران ہے اور اس سے اپنی نگرانی کے بارہ میں پوچھا جائے گا اور عورت بھی اپنے گھر میں نگران ہے اور اس سے اپنی نگرانی کے بارہ میں سوال کیا جائے گا اور خادم (یا نوکر) اپنے آقا کے مال کا محافظ ہوتا ہے اور اس سے اس کی حفاظت کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ سنو! تم میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے نگرانی کے بارہ میں پرسش ہوگی۔

جسمانی صفائی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنْ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ ۔

(مسلم کتاب الطهارة باب خصال الفطرة)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا دس باتیں فطرت میں سے ہیں۔

(۱) مونچھیں تراشنا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا

(۴) پانی ناک میں ڈال کر صفائی کرنا (۵) ناخن تراشنا

(۶) انگلیوں کے درمیان سے میل کو دھونا (۷) بغلوں کی صفائی

(۸) زیرناف بال صاف کرنا (۹) قضائے حاجت کے بعد پانی سے صفائی کرنا۔

(۱۰) اس حدیث کے ایک راوی کہتے ہیں دسویں بات میں بھول گیا شاید وہ کلّی کرنا ہو۔

نوٹ : بعض دوسری روایات میں پانچ فطری باتوں کے ذکر میں ختنہ کا ذکر ہے۔ دسویں بات سے یہ بھی مراد ہوسکتا ہے۔

داڑھی رکھنا نبی کریم ﷺ کی سنّت ہے۔ آپؐ نے مونچھیں ترشوانے اور ان کی نسبت داڑھی بڑھانے کا حکم دیا۔ (بخاری کتاب اللباس باب قص الشارب)

منہ اور دانتوں کی صفائی

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَوَّكُوا فَإِنَّ السِّوَاكَ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ مَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ إِلَّا أَوْصَانِي بِالسِّوَاكِ حَتّٰى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيَّ وَعَلٰى أُمَّتِي وَلَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ وَإِنِّي لَأَسْتَاكُ حَتَّى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مَقَادِمَ فَمِي۔ (ابن ماجه كتاب الطهارة.باب السواک)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ اور رب کریم کی رضا مندی کا باعث ہے۔ جبریل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آئے انہوں نے مسواک کی تاکید کی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ مجھ پر اور میری امت پر فرض ہی نہ ہو جائے اور اگر مجھے اپنی امت پر گراں ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور اسے ان پر فرض کر ہی دیتا اور میں اس قدر مسواک کرتا ہوں یہاں تک کہ ڈر پیدا ہوا کہ میں کہیں اپنے مسوڑے نہ چھیل دوں۔

نوٹ: منہ اور دانتوں کی صفائی کی اتنی پرزور تعلیم بھی رسول کریم ﷺ کا اپنی امت پر احسانات میں سے ایک عظیم احسان ہے کیونکہ بظاہر معمولی نظر

آنے والی اس ذمہ داری سے پہلوتہی کے نتیجہ میں انسان جگر، معدہ اور دانتوں کی کئی بیماریوں کا شکار ہوکر کئی نعمتوں سے قبل از وقت محروم ہوکر رہ جاتا ہے۔

جدید طبّی تحقیق کی رو سے مسواک کرنیکا جو طریق آج مفید ثابت ہو چکا ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے یہی بتایا تھا۔ وہ طریق یہ ہے مسواک اوپر سے نیچے یا نیچے سے اوپر کی جائے تاکہ دانتوں کی درزیں بھی خوب صاف ہو جائیں۔ یہ بھی اسلامی تعلیم کی ایک سچائی اور فضیلت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کی دانتوں کی صفائی کے بارہ میں اتنی تاکید کے بعد اب میں نے تو اپنا معمول بنالیا ہے کہ سونے سے پہلے دانت صاف کر کے سوتا ہوں اور اٹھ کر پھر صاف کرتا ہوں اسی طرح ہر کھانے سے پہلے اور بعد بھی دانت صاف کرتا ہوں۔ **(مسند احمد جلد ۲ ص ۴۰۰ بیروت)**

بلاشبہ اسلام کی اس تفصیلی تعلیم پر زائد عمل کرنیوالے نہ صرف دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں بلکہ اطاعت کر کے ثواب اور اجر سے بھی حصہ پاتے ہیں۔

اولاد کی عزت نفس کا خیال رکھنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ۔

(ابن ماجه كتاب الادب باب بر الوالد)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

نوٹ : اسلام نے اولاد کی پیدائش سے پہلے اس کے نیک اور آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کی دعا سکھائی ہے۔ پھر پیدائش پر اس کے کان میں اذان دینے کی ہدایت دے کر سمجھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عظمت بچے کے ذہن نشین کرنی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ والد کی طرف سے اولاد کیلئے عمدہ تربیت سے بہترین تحفہ کوئی نہیں ہوسکتا۔

تربیت کے اس سارے عمل میں بچے کی عزت نفس کا خیال رکھنا بہرحال ضروری ہے۔

فطرت صحیحہ

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ لازماً فطرت صحیحہ پر ہی پیدا ہوتا ہے۔ مگر پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے ایک جانور جب ایک صحیح سالم بچہ جنتا ہے تو کیا اسمیں کوئی کان کٹا بھی دیکھتے ہو؟

نوٹ : یعنی جس طرح جانوروں کے کان وغیرہ کاٹ کر ان کی شکل بگاڑ دی جاتی ہے اسی طرح صحیح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے معصوم بچے بگڑ کر ضائع ہو جاتے ہیں۔

تربیت اولاد اور نماز

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔ (ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ)

ترجمہ : حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز پڑھنے کے لئے کہو اور اگر دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھیں تو ان کو سزا بھی دو۔ اور (اس عمر میں) بستروں میں ان کو الگ کر دو۔

نوٹ : دوسری احادیث میں کم سن بچوں کے ساتھ رحم اور شفقت کے ساتھ پیش آنے اور محبت اور دعا کے ساتھ اُن کی تربیت کی تعلیم ہے نیز اولاد کی عزت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں نماز جیسے اہم فریضہ کے ادا نہ کرنے پر جو سختی کی اجازت ہے یہ 7 سال سے 10 سال تک تین سالہ عرصہ کے وعظ و تلقین کے بعد ہے۔ اگر مسلسل تین سال کے عرصہ میں کہنے کہلانے کی تمام کوششوں اور پیار محبت سے بچہ نماز کا پابند نہیں ہوتا تو سرزنش یا تادیبی سزا ضروری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں اُس کا فائدہ ہے۔ لیکن بچے جب بڑے ہو جائیں اور خاص طور پر بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں تو پھر سزا کی بجائے محبت پیار سے ہی اُنہیں قائل کرنا زیادہ مناسب ہے۔

اولاد میں انصاف

عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ ۔ (بخاری کتاب الھبة باب الاشھاد فی الھبه)

ترجمہ : حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا۔ (میری والدہ) عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں گی جب تک تم رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ نہ ٹھہراؤ۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی عمرہ کے بیٹے کو تحفہ دیا ہے وہ کہتی ہے کہ میں آپ کو اے اللہ کے رسولؐ اس پر گواہ ٹھہراؤں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنے سارے بیٹوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی اولاد کے مابین انصاف کرو۔ راوی کہتا ہے کہ میرے والد نے جا کر وہ عطیہ واپس لے لیا۔

شادی اور نکاح

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ الْأُمَمَ وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ۔

(ابن ماجه باب النکاح باب ماجاء فی فضل النکاح)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح میری سنّت ہے، جو شخص میری سنت پر عمل نہیں کرتا اس کا میرے ساتھ تعلق نہیں۔ اور تم شادی کرو میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ اور جو صاحب استطاعت ہو وہ نکاح کرے اور جو اس کی توفیق نہ پائے تو وہ روزے رکھے۔ روزے اس کے لئے خصی کرنے کا ذریعہ ہیں۔

نوٹ : دوسری روایت میں شادی کے مقاصد اور فوائد کا ذکر ہے۔ حضرت عبداللہ بن سعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی بعض نوجوانوں کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نوجوانو کے گروہ تم میں سے جسے طاقت ہو وہ ضرور شادی کرے کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچا رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کا موجب ہے اور جسے شادی کی استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے یہ اس کے لئے شہوت مارنے کا ذریعہ ہے۔

دین دار رشتہ کی تلاش

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

(بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔(عام طور پر) عورت سے شادی چار وجہ سے کی جاتی ہے۔اس کے مال،اس کے خاندان اس کے حسن و جمال یا اس کی دین داری کی وجہ سے تم دین دار عورت تلاش کرنا۔اللہ تیرا بھلا کرے۔

نوٹ : اس کا یہ مطلب نہیں کہ حسب نسب ،حسن و جمال یا مال جائداد کو مدنظر ہی نہ رکھا جائے بلکہ دین کو باقی چیزوں پر مقدم رکھنے کی ہدایت ہے۔کیونکہ عزت کی اصل بنیاد اسلام نے دین داری اورتقویٰ مقرر فرمائی ہے۔باقی جہاں تک بعض خاندانی خوبیوں کا تعلق ہے۔ان سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔بلکہ دین داری کے ساتھ وہ چمک اٹھتی ہیں اورسونے پر سہاگے کا کام کرتی ہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال ہوا کہ سب سے معزز کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو سب سے

زیادہ متقی ہو۔انہوں نے کہا ہم اس بارہ میں نہیں پوچھتے۔آپؐ نے فرمایا پھرسب سے معزز یوسف علیہ السلام تھے جو اللہ کے نبی تھے اور نبی کے بیٹے، نبی کے پوتے اور پڑپوتے تھے۔انہوں نے کہا اس بارہ میں بھی نہیں پوچھ رہے۔آپؐ نے فرمایا کیا قبائل عرب سے مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو؟ تو سنو لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں جاہلیت میں جو بہترین تھے اب بھی وہی بہترین ہیں بشرطیکہ دین کا گہرا فہم حاصل کرلیں۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالی لقد کان فی یوسف)

رشتہ طے کرتے وقت لڑکی کو دیکھنے کی اجازت

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا۔**

(ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء فی النظر الی المخطوبة)

ترجمہ : حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ رشتہ کا پیغام دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ آپ اس لڑکی کو دیکھ لیں کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا زیادہ امکان ہے۔

نکاح کیلئے لڑکی کی رضا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ...أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔

(بخاری کتاب النکاح باب لا ینکح الاب ...)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بیوہ کا نکاح اس کے مشورہ کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری کا نکاح اس کی اجازت بغیر نہ کیا جائے۔صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! لڑکی کی اجازت کیسے لی جائے؟ فرمایا اس کا خاموش رہنا (اس کی رضا ہے)

نوٹ : دوسری روایات میں ذکر ہے کہ لڑکی کے نکاح کیلئے ولی کی اجازت بھی ضروری ہے۔تاہم اگر کنواری لڑکی کسی جگہ نکاح سے انکار کرے تو ولی جبراً اس کا نکاح نہیں کرسکتا۔ولایت میں اختلاف کی صورت میں حکومت یا امام وقت ولی ہوتا ہے۔

دعوت ولیمہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ (بخاری کتاب النکاح باب الصغرة للمتزوج)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اُن پر زردی کا نشان تھا۔(عرب بالعموم شادی بیاہ کے موقع پر زعفرانی رنگ استعمال کرتے تھے)۔رسول کریم ﷺ نے اس بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ایک انصاری عورت سے ایک نواۃ سونا حق مہر پر شادی کی ہے(جو قریباً پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے)۔آپؐ نے فرمایا ولیمہ(یعنی دعوت) کا بھی انتظام کرو۔خواہ ایک بکری ہی ذبح کرو۔

نوٹ : شادی بیاہ کے موقع پر رشتہ داروں عزیزوں کی دعوت سنت ہے۔خواہ سادہ ہی ہو۔حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (جو خیبر کے یہودی سردار کی بیٹی تھیں اور خیبر سے واپسی پر حضورؐ کے عقد میں آئیں)۔ان

کا ولیمہ (جو دورانِ سفر ہوا) ایک سادہ عرب کھانا تھا۔ جو کھجور، پنیر اور گھی میں ملا کر بنایا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ محض جوَ کے ستو پر مشتمل تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ولیمہ (جو مدینہ میں ہوا) جیسا ولیمہ آنحضور ﷺ نے اپنی کسی شادی پر نہیں کیا۔ یہ ولیمہ بکری کے گوشت سے کیا گیا تھا۔ (بخاری کتاب النکاح باب اولم ولو بشاۃ)

نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے اور جو دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب من ترک الدعوۃ فقد عصی)

اہل خانہ سے حسن سلوک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي۔

(ابن ماجه كتاب النكاح باب حسن معاشرة النساء)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنے اہل (یعنی بیوی بچوں کے ساتھ سب) سے بہتر سلوک کرتے ہیں۔ اور میں اپنے اہل کے ساتھ تم سب سے بڑھ کر بہتر سلوک کرتا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَعْمَلُ مَا يَعْمَلُ الرِّجَالُ فِي بُيُوتِهِمْ۔

(مسند احمد كتاب باقي مسند الانصار باب حديث السيدة عائشه)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ آپؐ اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے، اپنا جوتا مرمت کر لیتے تھے اور گھروں میں مرد جو کام کرتے ہیں آپ کر لیتے تھے۔

نوٹ : دوسری روایت میں ذکر ہے کہ آپ ﷺ اپنے کپڑے کو خود پیوند لگا لیتے تھے۔ جانور کو چارا ڈال دیتے اور اس کا دودھ دوھ لیتے تھے، خادم کے ساتھ مدد کرواتے ہوئے آٹا گوندھ لیتے، گھر میں جھاڑو بھی دے لیتے تھے۔ کوئی گھر کا فرد مدد کے لئے بلاتا تو لبیک کہہ کر مدد کو آتے۔

(مسند احمد)

بیوی کا حق

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوْ اكْتَسَبْتَ وَلَا تَضْرِبْ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ۔

(ابو داؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة علی زوجها)

ترجمہ : حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اُس پر کیا حق ہے۔آپؐ نے فرمایا کہ جب تم کھانا کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ جب تم خود لباس پہنو ہو تو اسے بھی پہناؤ اور اسے چہرہ پر نہ مارو۔ اسے گالی گلوچ اور بد دعا نہ دو۔ اسے جدا نہ کرو مگر اپنے گھر میں۔(یعنی بغرض اصلاح گھر میں رہ کر بستر الگ کرنے کی اجازت ہے۔)

مثالی جوڑا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰه امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

(ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب قیام اللیل)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھا اور نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو (بھی) جگایا اور اگر وہ نہ اُٹھے تو وہ اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اللہ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی اور نماز پڑھی اور خاوند کو (بھی) جگایا اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

بیوی بچوں پر خرچ کا ثواب

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ... عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

(بخاری کتاب النفقات باب فضل النفقة علی الاهل)

ترجمه : ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ایک مسلمان اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے ایسا کرتا ہے تو یہ خرچ بھی اس کے لئے نیکی بن جاتا ہے۔

نوٹ: ایک اور روایت میں ہے کہ اگر بیوی کے منہ میں ایک لقمہ بھی ڈالتا ہے تو اس کا بھی اجر ملے گا۔

(بخاری کتاب النفقات)

نکاح وطلاق کے فیصلہ میں سنجیدگی واحتیاط

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔ (ترمذی کتاب الطلاق. باب ماجاء فی الجد و الهزل فی الطلاق)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں۔جن کی سنجیدگی تو سنجیدگی ہے ہی، ان میں مذاق بھی سنجیدہ شمار ہوگا۔وہ ہیں۔نکاح،طلاق اور طلاق سے رجوع۔

نوٹ: یعنی ان اہم امور میں سے کسی امر کے بارہ میں مذاق قابل قبول نہیں۔ مذاق میں ہی ایجاب وقبول کیا ہوتو نکاح قرار پا جائیگا۔اسی طرح طلاق یا اس سے رجوع کا اظہار بھی مذاقاً کیا تو بھی اس اظہار کے مطابق فیصلہ ہوگا۔اس لئے ایسے اُمور میں سنجیدگی اوراحتیاط ضروری ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ

(ابی داؤد کتاب الطلاق باب فی کراھیة الطلاق)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے ناپسند طلاق ہے۔

خلع (بیوی کا مطالبۂ علیحدگی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً۔

(بخاری کتاب الطلاق باب الخلع و کیف الطلاق فیه)

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول! میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے اخلاق اور دین پر کوئی اعتراض نہیں کرتی مگر میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں (یعنی بوجہ دلی نفرت اسے برداشت نہیں کرسکتی)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس سے لیا ہوا باغ واپس کردو گی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپؐ نے ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ باغ لے لو اور اسے طلاق دے دو۔

رضاعی رشتوں کا احترام

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ...الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

(بخاری کتاب النکاح باب وامھاتکم اللاتی)

ترجمہ : نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا رضاعت کے نتیجہ میں بھی رشتوں کی اسی طرح حرمت قائم ہوتی ہے جس طرح ولادت کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔

نوٹ : مطلب یہ ہے کہ جس طرح خونی رشتہ نسبت کے لحاظ سے حقیقی ماں، بیٹی بہن، پھوپی، خالہ، بھتیجی، بھانجی سے نکاح جائز نہیں۔ رضاعت کے نتیجہ میں بھی یہ رشتے اسی طرح قابل احترام ہیں اور ان سے کبھی بھی نکاح نہیں ہوسکتا۔ جبکہ بیوی کی بہن، اس کی پھوپی اور اس کی خالہ سے نکاح کی حرمت عارضی ہے جو بیوی کی وفات کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

عقیقہ

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى۔

(بخاری کتاب العقیقه باب اماطة الاذی عن الصبی)

ترجمہ : سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا بچے پر عقیقہ (واجب) ہوتا ہے۔ پس بچے کی طرف سے خون بہا دو اور اس سے ہر ممکنہ تکلیف دور کرو۔

نوٹ : دوسری روایت میں ہے کہ بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے رہن ہوتا ہے۔ ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا سر منڈوایا جائے اور نام رکھا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے جن مشکلات و مصائب سے بچے کا آئندہ واسطہ پڑنا ہے وہ صدقہ سے ٹل سکتے ہیں۔ ان کے لئے عقیقہ (یعنی جانور کی قربانی) کی برکت و مدد حاصل کرنی چاہئے۔

(ترمذی کتاب الاضاحی باب العقیقة بالشاة)

لڑکی کی طرف سے ایک جانور، بکرا یا بکری اور لڑکے کی طرف سے دو جانور ذبح کرنے کی ہدایت ہے تاہم حسبِ توفیق ایک بکرا بھی ذبح کرنا کافی ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک ایک مینڈھا ذبح کیا تھا۔

اسلامی معاشرت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوٰى هَاهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ۔

(مسلم کتاب البر والصلہ باب تحریم ظلم المسلم)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو۔ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور باہم بے رخی نہ برتو اور تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور سب اللہ کے بندے (باہم) بھائی بھائی بن کر رہو۔مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے نہ اسے اکیلا چھوڑتا ہے۔اپنے سینے کی طرف اشارے کرتے ہوئے تین مرتبہ (فرمایا) تقویٰ یہاں ہے (یعنی تقویٰ دل میں ہوتا ہے)۔ایک آدمی کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تحقیر کی نظر سے دیکھے۔ہر مسلمان کا خون ،

مال اور عزت دوسرے مسلمان بھائی کے لئے لائق حرمت ہے۔

نوٹ: مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام کے اوپر پیغام نہ دو نیز کوئی عورت نکاح کے وقت اپنی بہن کو طلاق دینے کی شرط نہ کرے۔ (مسند احمد جلد 2 ص311 مطبوعه بيروت)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجِنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

(بخاری كتاب الاشربه باب آنية الفضة)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا۔ جن سات باتوں کا حکم دیا وہ یہ ہیں:۔

1- مریض کی عیادت 2- جنازہ کے ساتھ جانا

3- چھینک آنے پر الحمدللہ کہنے کے جواب میں یرحمک اللہ کی دعا کہ اللہ تم پر رحم کرے۔

4- دعوت قبول کرنا 5- سلام کہنے کو رواج دینا

6- مظلوم کی مدد کرنا 7- قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا

اور جن باتوں سے روکا وہ یہ ہیں۔

1- سونے کی انگوٹھی 2- چاندی کے برتن میں پانی پینا

3- ریشم والی زین جانور پر ڈالنا 4- ریشم کے دھاری والے کپڑے

5- (خالص) ریشم کا لباس 6- باریک ریشم 7- موٹا ریشم

نوٹ: اس حدیث میں جن سات باتوں کا حکم ہے ان میں قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا بھی ہے۔ جس سے ایک مراد یہ ہے کہ آپ کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر اگر کوئی جائز اور معروف بات کہے تو اللہ کے نام کی لاج رکھتے ہوئے اسے پورا کرنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ کوئی قسم کھا ہی بیٹھا ہے تو اُسے پورا کرنے میں اُس کی ممکنہ مدد کرنی چاہیئے۔

دوسرے اس حدیث میں سونے اور خالص ریشم کی جملہ اقسام پہننے کی جس ممانعت کا ذکر ہے۔ وہ صرف مردوں کیلئے ہے تا کہ وہ تعیش، تنعم اور مفاخرت کی زندگی اختیار کرنے کی بجائے محنت اور مشقت کی زندگی اختیار کرنا سیکھیں۔

نبی کریم ﷺ نے خارش کی تکلیف میں بعض صحابہ مثلاً حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ وغیرہ کو ریشم پہننے کی اجازت بھی عطا فرمائی تھی۔

مہمان نوازی

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

(بخاری کتاب الادب باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ)

ترجمہ : حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب نبی کریم ﷺ نے (یہ) بات بیان فرمائی کہ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام (کم از کم) اس کے جائز حق کے مطابق کرے۔ ابوشریح رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ! مہمان کا جائز حق کیا ہے۔؟ آپؐ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات۔ اور مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس شخص پر صدقہ شمار ہوگا۔ اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

تعلّق باہمی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلاَثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلاَثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ فَقَدْ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ۔

(ابو داؤد کتاب الادب فیمن یھجر اخاہ المسلم)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کسی مومن کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلّق رکھے اگر تین دن گزر جائیں اور وہ اس سے ملے تو وہ اسے سلام کہے اگر تو وہ سلام کا جواب دے دے تو دونوں اجر میں شریک ہو گئے۔ اور اگر وہ اسکو سلام کا جواب نہ دے تو وہ گناہ لے کر لوٹے گا۔

میل جول کے آداب

عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ أَلِجُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ اخْرُجْ إِلَى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهٗ قُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب کیف الاستئذان)

ترجمہ : حضرت ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عامر میں سے ایک شخص نے ہمیں بتایا کہ نبی کریم ﷺ گھر میں تھے۔اس نے آپؐ سے اندر آنے کی اجازت چاہتے ہوئے کہا کیا میں اندر آجاؤں؟ نبی کریم ﷺ نے اپنے خادم سے کہا اس کے پاس جا کر اجازت لینے کا طریق سکھاؤ۔اسے بتاؤ کہ پہلے السلام علیکم کہہ کر پوچھے کہ میں اندر آجاؤں۔اس شخص نے سن کر کہا السلام علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں،اس پر نبی کریم ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمائی اور وہ اندر آیا۔

ہمسائے کے حقوق

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔

(بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ)

ترجمہ : حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسولؐ! کون مومن نہیں؟ فرمایا جس شخص کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں۔

نوٹ : رسول کریم ﷺ نے کسی کی اچھائی کا ایک معیار بیان فرمایا کہ ہمسائے جس کو اچھا کہیں اصل میں وہی اچھا ہوتا ہے۔ آپؐ نصیحت فرماتے ہیں کہ سالن کا شوربہ زیادہ کر کے ہمسایہ کے لئے بھی حصہ نکالا کرو۔ اور پہلے اس ہمسائے سے شروع کرنا چاہئے جس سے رشتہ داری ہے یا جس کا گھر قریب ہو۔ (بخاری کتاب الادب باب الوصاۃ الجار)

آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جبریلؑ نے مجھے ہمسایہ کے بارہ میں اس قدر تاکید کی کہ مجھے گمان ہوا کہ ہمسائے کو حق وراثت میں شریک کر دیا جائے گا۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب الوصاۃ بالجار)

خدمت خلق

عَنْ أَبِي مُوْسَي الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

(بخاری کتاب الادب باب کل معروف صدقة)

ترجمہ: حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! جو صدقہ کی توفیق نہ پائے آپؐ نے فرمایا وہ محنت مزدوری کر کے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے اوراس طرح صدقہ کرے۔ صحابہ نے عرض کیا جسے اس کی بھی توفیق نہ ہو۔ فرمایا وہ مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے۔ صحابہ نے عرض کیا اگر اس کی بھی توفیق نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا وہ نیکی کی تلقین کرے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرسکے؟ آپؐ نے فرمایا وہ بُری بات سے بچے یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا احترام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیرَنَا وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْہَ عَنْ الْمُنْکَرِ۔

(ترمذی کتاب البر والصلہ باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے نہیں روکتا۔

بیوگان اور یتامیٰ کے حقوق

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ۔** (بخاری کتاب الادب باب الساعی علی الارملة)

ترجمہ : حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بیوگان اور مساکین کیلئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا (یہ فرمایا) اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور ساری رات عبادت کرتا ہے۔

غلاموں اور خادموں سے حسن سلوک

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ...قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمْ اللّٰہُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ۔

(بخاری کتاب الایمان باب المعاصی من امر الجاهلیة)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (خادموں سے نیک سلوک کے بارہ میں) فرمایا کہ وہ تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ نے تمہارے تابع کر دیا ہے پس جو خود کھاؤ اس میں سے ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو اس میں سے انکو پہناؤ اور ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو اور اگر کوئی ایسا کام کہو تو پھر اس میں ان کی مدد کرو۔

نوٹ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی خادم یا کسی عورت کو نہیں مارا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ خادم رسول کی گواہی ہے کہ میں نے دس سال رسول کریم ﷺ کی خدمت کی آپؐ نے کبھی مجھے ٹوکا یا ڈانٹا نہیں۔ اگر کبھی گھر والے کسی بات پر جھڑکتے تو آپؐ فرماتے، جانے بھی دو اگر یہ کام قسمت میں ہوتا تو ہو جاتا۔

مزدور کا معاوضہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهٗ۔

(ابن ماجه کتاب الاحکام باب اجرا لاجراء)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

راستے کے حقوق

عَنْ أَبِي سَعِيد الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا مَا لَنَا بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنْ الْمُنْكَرِ۔ (بخاری کتاب المظالم باب افنیة الدور)

ترجمہ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم لوگ راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے لئے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں یہ ہمارے بیٹھنے کی جگہیں ہیں جہاں ہم باتیں کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم ان مجالس لگانے پر اصرار ہی کرتے ہو تو پھر راستے کو اس کا حق دیا کرو۔ انہوں نے پوچھا کہ راستہ کا حق کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا آنکھیں نیچی رکھنا اور تکلیف دہ چیز دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

نوٹ : ایک اور حدیث میں راہ پوچھنے والے کی راہنمائی کرنے کا بھی ذکر ہے۔ (مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۶۱ بیروت)

غضّ بصر

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي۔

(مسلم كتاب الآداب باب نظر الفجاء ة)

ترجمہ : حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے (نامحرم عورت پر) اچانک نظر پڑ جانے کے بارہ میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنی آنکھیں پھیر لو۔

نوٹ : حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کی ایک ایسی نصیحت کا ذکر کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اے علی! (نامحرم پر) پہلی نظر پڑ جانے کے بعد مسلسل دوسری نظر نہ ڈالنا۔ پہلی نظر اچانک پڑ جانی تجھے معاف ہے لیکن دوسری نظر ڈالنے کا تجھے حق نہیں۔

(ابو داؤد كتاب النكاح باب ما يؤمر به من غض البصر)

نامحرم سے خلوت کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ۔

(مسلم كتاب السلام باب تحريم الخلوة بالاجنبية)

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔خبردار کوئی اجنبی مرد کسی اکیلی بیوہ یا غیر شادی شدہ عورت کے پاس رات بسر نہ کرے سوائے اس کے کہ وہ اس کا خاوند ہو یا محرم رشتہ دار ہو (یعنی باپ، بھائی، بیٹا وغیرہ)۔

صحبت صالحین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب من یومران یجالس)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (یعنی صحبت کا اثر ہوتا ہے)۔ پس تم میں سے ہرایک آدمی کو خیال رکھنا چاہئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔

عیادت مریض اور دعا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (بخاری کتاب المرضی باب دعاء العائد للمریض)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا آپؐ کے پاس کوئی مریض لایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے بیماری کو دور کر دے اے لوگوں کے رب! اورتو ہی شفا دینے والا ہے۔تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ایسی شفا دے جو بیماری کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑے۔

نوٹ: دوسری روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ دعا جبریلؑ نے رسول اللہ ﷺ کو سکھائی تھی (یعنی الہامی تھی) اور آپؐ اس سے اپنے گھر والوں کو دم کرتے تھے۔آخری بیماری میں مَیں اس سے دم کرنے لگی تو آپؐ نے روک دیا۔اور فرمایا کہ زندگی میں یہ دعا اثر کرتی تھی (یعنی اب موت کا بلاوا آچکا ہے)۔

(مسند احمد جلد ۶ ص ۲۶۱ بیروت)

صدقہ جاریہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُولَهُ۔

(مسلم کتاب الوصية باب ما يلحق الانسان)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔سوائے تین چیزوں کے (جن کا ثواب اسے پہنچتا رہتا ہے) ایک صدقہ جاریہ دوسرے ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔تیسرے نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہو۔

شجرکاری

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ۔

(بخاری کتاب المزارعة باب فضل الزرع و الغرس اذا أكل منه)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کوئی بھی مسلمان کوئی درخت یا کھیتی کاشت نہیں کرتا پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھاتا ہے۔ تو اس آدمی کیلئے وہ صدقہ ہے۔

شکر نعمت کا طریق

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرٰى أَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلَى عَبْدِهٖ۔

(ترمذی کتاب الادب باب ماجاء ان اللہ تعالیٰ یحب ان یری اثرہ نعمتہ)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے۔

نوٹ: ایک اور حدیث میں شکر نعمت کا یہ طریق بیان ہوا ہے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھو اور اپنے سے بہتر یا افضل کو نہ دیکھو۔ اللہ کی نعمت کو حقیر نہ جاننے کے لئے یہ زیادہ محفوظ (طریق) ہے۔

(مسلم کتاب الزہد والرقائق باب ۱)

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الثناء بالمعروف)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس شخص کے ساتھ کوئی نیکی کی جائے اور وہ اس نیکی کرنے والے کو کہے ''جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ'' کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا دے تو اس نے تعریف کا حق ادا کر دیا۔

مصیبت کا اجر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللہ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ إِلَّا كَتَبَ اللّٰہُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ۔ (مسلم کتاب البر والصلہ باب ثواب المومن فیما یصیبہ من مرض)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کوئی بھی تکلیف مومن کو نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی اسے نہیں چبھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا اس کی کوئی بدی معاف کی جاتی ہے۔

نوٹ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارہ میں پوچھا کہ ''جو شخص بدی کرے گا اس کی جزا پائے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے عائشہ! ہر بدی کی جزا سے مراد وہ روزمرہ تکالیف ہیں جو انسان کو پہنچتی رہتی ہیں مثلاً کسی جانور کے کاٹنے سے یا کوئی تکلیف کا منظر وغیرہ دیکھنے سے یہاں تک کہ وہ اپنا سامان کسی دراز میں رکھ کر بھول جاتا ہے اور نہ ملنے پر غمگین ہوتا ہے (چاہے وہ بعد میں اسے مل بھی جائے)۔ اس کا بھی اسے اجر ملتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے بھٹی سے سونا سرخ اور خالص ہو کر نکلتا ہے۔

(ترمذی کتاب التفسیر باب ومن سورۃ البقرۃ)

اچانک مصیبت سے بچنے کی دُعا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ ۔ (ابو داؤد كتاب الادب باب مايقول اذا أصبح)

ترجمہ : حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص رات کو تین مرتبہ دعا کرے کہ اس اللہ کی مدد کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین اور آسمان میں ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ بہت سننے اور جاننے والا ہے اسے صبح ہونے تک اچانک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جو شخص صبح اسے تین مرتبہ پڑھے اسے شام تک اچانک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی ۔

مصیبت سے بچنے کا طریق

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔ (ترمذی کتاب الزھد باب ماجاء فی حفظ اللسان)

ترجمہ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! نجات اور خوشحالی کیسے حاصل ہو؟ فرمایا:۔ اپنی زبان روک رکھو۔ اور چاہئے کہ تمہارا گھر تمہارے لئے فراخ ہو۔ (یعنی گھر میں دلچسپی اور لگاؤ کے ساتھ اپنے خاندان کی تربیت کرو) اور اپنے قصور پر (ندامت سے) رویا کرو۔

نوٹ : اس حدیث میں تقویٰ کی چند بنیادی راہوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اول۔ زبان کی حفاظت ہے کہ بسا اوقات جس کے غلط استعمال سے انسان مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے۔ دوم۔ انسان کا لگاؤ اپنے گھرانہ سے ہو اور وہ گھر میں دلچسپی لے کر اپنے کنبہ کی تربیت کرے۔ ورنہ گھر ٹوٹنے کے خطرے ہیں۔ تیسرے۔ اس میں اتنی خشیئت اور خدا ترسی ہو کہ گناہ پر ندامت اور شرمندگی پیدا ہو تو ایسے شخص کے بارہ میں نجات کی امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا۔

نئے چاند کی دعا

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ...وَفِي رِوَايَةِ قَتَادَةَ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ، أٰمَنْتُ بِاللهِ الَّذِي خَلَقَكَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول عندرؤیة الهلال و مستدرک حاکم کتاب الدعا)

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایات کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نئے چاند کی دعا یہ ہوتی تھی کہ اے اللہ ! اس چاند کو ہم پر امن و سلامتی اور ایمان و اسلام کیساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ یہ چاند خیر و بھلائی کا چاند ہو، خیر و بھلائی کا ہو، خیر و بھلائی کا ہو۔ میں اُس اللہ پر ایمان لایا جس نے (اے چاند) تجھے پیدا کیا۔

بچوں کیلئے دعا اور دم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ۔

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (اپنے نواسوں) حسن و حسین رضی اللہ عنہما پر (موذی اشیاء سے) پناہ کیلئے یہ دعا پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے والد ابراہیمؑ (اپنے بیٹوں) اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کو اسی دعا سے دم کرتے تھے۔ ''میں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر شیطان اور موذی جانور سے اور ہر نظر بد سے۔''

گھر سے نکلنے کی دعا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب مایقول اذاخرج من بیته)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا کرتے۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر توکل کیا اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، پھسل جاؤں یا پھسلا یا جاؤں۔ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے میں نادانی کی بات کروں۔ یا میرے خلاف جہالت کی کوئی بات کی جائے۔

سونے اور جاگنے کی دعائیں

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تحتَ خدِّهٖ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب وضع الیدالیمنی تحت خدّالایمن)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب بستر پر جاتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے۔

اے اللہ تیرے نام سے میں مرتا ہوں اور تیرے نام سے ہی زندہ ہوتا ہوں۔ اور جب (نیند سے) بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھایا جانا ہے۔

بری خواب پر ردعمل

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة ابلیس جنوده)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نیک رؤیا اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔اور بری خواب شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔جب تم میں سے کوئی ایسی ڈراؤنی خواب دیکھے تو وہ بائیں طرف تھوک دے اور اس کے شرّ سے اللہ کی پناہ چاہے تو اس خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔

نوٹ: اللہ کی طرف سے پیغام رکھنے والی رؤیا اپنے ساتھ بالعموم ایسی علامات رکھتی ہے کہ پہچانی جاتی ہے۔اور پوری ہوکر اپنا سچا ہونا ثابت کردیتی ہے۔ اچھی خواب کو پورا کرنا بھی سنت صالحین ہے۔جبکہ بُری خواب آگے بیان کرنا بھی مناسب نہیں۔نیز بائیں طرف تھوکنے سے ایک فوری نفسیاتی علاج بھی مراد ہوسکتا ہے۔جبکہ اصل علاج دعا اور صدقہ ہی ہے جو ردّ بلا ہوتے ہیں۔

مظلوم، مسافر اور والد کی دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهٖ۔

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ماجاء فی دعوة الوالدین)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین (خاص) دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اولاد کے بارہ میں دعا۔

کھانے کے آداب

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهِ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ۔ (بخاری کتاب الاطعمه باب التسمية على الطعام)

ترجمہ : حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی آغوش بچپن میں تربیت پائی۔ (پہلے) میرا ہاتھ ساری پلیٹ میں گھومتا (رہتا) تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے بچے! اللہ کا نام لو دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ تب سے میرا کھانے کا یہی دستور رہے۔

نوٹ : ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کھانے کا عیب نہیں نکالا۔ اگر بھوک ہوتی تو کھانا تناول فرما لیتے اور اگر پسند نہ ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے۔ (بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی)

کھانا کھانے کی دعا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذافرغ من الطعام)

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کھانا کھاتے اور پانی پیتے تو یہ دعا کرتے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

کھانے پینے اور شکار کے آداب

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ -

(بخاری کتاب الذبائح والصید باب صیدالقوس)

ترجمہ: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب لوگوں کے علاقہ میں ہوتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھالیں، اسی طرح شکار کے علاقہ میں ہوتے ہیں۔ مَیں اپنے تیر کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور کتّے سے بھی جو شکار کے لئے سدھایا نہیں گیا اور بعض دفعہ سدھائے گئے کتّے سے بھی (شکار کرتا ہوں) میرے مناسب حال ارشاد کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب کے بارہ میں جو تم نے ذکر کیا ہے اگر تو ان کے علاوہ برتن میسّر

آ جائیں تو پھران برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر ان کے علاوہ برتن موجود نہ ہوں تو انہیں برتنوں کو دھولو اوران میں کھالو اور جو شکار تم اپنی تیر کمان سے اللہ کا نام لے کر سے کرو اسے کھالو اور جو شکار سدھائے ہوئے کتّے سے اللہ کا نام لے کر کیا ہو وہ بھی کھالو اور جو شکار اپنے غیر شکاری کتے سے کرو اور اسے بروقت ذبح کرلو تو وہ بھی کھا سکتے ہو۔

نوٹ: اہل کتاب چونکہ اپنے برتن ان اشیاء کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں جن کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ جیسے خنزیر اور شراب وغیرہ اسلئے عام حالات میں وہ برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مجبوری کی صورت میں دھوکر وہ برتن استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح وہ کتا جو شکار کے لئے سدھایا نہیں گیا اس کا پکڑا ہوا شکار اگر زندہ حالت میں پایا جائے اور اسے بروقت ذبح کرلیا جائے تو وہ حلال ہے۔

زبان کی حفاظت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ ایک بندہ بے ساختہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی کوئی بات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے درجے بلند فرما دیتا ہے اور ایک بندہ بے ساختہ اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے جو اسے جہنم میں گرا دیتی ہے۔

گفتگو کے آداب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ **قَالَ لَمْ يَكُنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتِبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ۔**

(بخاری کتاب الادب باب لم یکن النبی فاحشا ولا متفحشا)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کبھی گالی گلوچ نہیں کی نہ کبھی فحش گوئی کی نہ کبھی لعن طعن کیا۔ آپؐ ہم میں سے کسی شخص کو سرزنش کرتے ہوئے صرف اتنا فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

جھگڑااور کج بحثی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

(بخاری کتاب المظالم والغضب باب قول الله تعالیٰ وھو الدالخصام)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند لوگ وہ ہیں جو بہت زیادہ جھگڑالو اور کج بحثی کرنے والے ہوں۔

نیا کپڑا پہننے کی دعا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔ (ترمذی کتاب اللباس باب مایقول اذا لبس ثوبا جدیدا)

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کپڑے یعنی قمیص چادر یا پگڑی وغیرہ کا نام لے کر یہ دعا کرتے اے اللہ سب تعریف تیرے لئے ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں اس کپڑے کی خیر و برکت تجھ سے طلب کرتا ہوں اور اے اللہ میں اس کپڑے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس شرّ سے بھی جو اس کی وجہ سے پیدا ہوسکتا ہے۔

ہمیشہ دائیں کو ترجیح دینا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ ۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب التیمن فی دخول المسجد)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جہاں تک ممکن ہوتا تمام کام دائیں سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں بھی آپ یہی بات مدنظر رکھتے تھے۔

نوٹ: ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پاؤں پہنے اور جب اسے اتارے تو پہلے بایاں اتارے اور اکٹھے جوتے پہنے اور ایک ساتھ اتارے (یعنی ایک جوتا پہن کر چلنا مناسب نہیں)

(مسلم کتاب اللباس باب استحباب لبس النعل فی الیمنی اول)

جسمانی اور روحانی صحت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ۔ (مسلم کتاب القدر باب فی الامر بالقوة)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ صحت مند اور توانا مومن کمزور مومن کی نسبت اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔ اگرچہ ہر مومن میں خیر ہے۔ پس اس چیز کی حفاظت کرو جو آپ کو فائدہ دے۔ اللہ سے مدد چاہو اور ہمت نہ ہارو۔ اگر آپ کو کوئی مصیبت پہنچے تو یہ مت کہو اگر میں یوں کرتا تو یہ ہو جاتا بلکہ یہ کہو اللہ کی تقدیر تھی اور جو خدا نے چاہا کیا۔ کیونکہ ''اگر'' کا لفظ شیطانی خیالات کا دروازہ کھولتا ہے۔

دین میں سہولت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا۔ (بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو باتوں میں اختیار ہوتا تو ہمیشہ آسان راہ اختیار فرماتے تھے بشرطیکہ وہ گناہ کی بات نہ ہو۔ اگر وہ گناہ ہوتا تو پھر سب لوگوں سے زیادہ آپ اس سے دور ہوتے تھے اور کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کیلئے کسی سے انتقام نہیں لیا ہاں اگر اللہ کے حکم کی بے حرمتی کی گئی ہو تو آپؐ خدا کی خاطر ضرور سزا دیتے تھے۔

نوٹ: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں فجر کی نماز مسجد جا کر اس لئے ادا نہیں کرتا کہ فلاں شخص بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کرتے وقت اس دن سے زیادہ غصہ کی حالت میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا تم میں بعض لوگ (دین سے) نفرت دلانے والے (اور دور بھگانے والے) ہیں۔ پس جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہیے کہ وہ مختصر نماز ہو۔ کیونکہ ان میں کمزور عمر رسیدہ اور کام کاج پر جانے والے بھی ہوتے ہیں۔ (دوسری روایت میں ہے کہ جب کوئی اکیلے نماز پڑھے تو بے شک لمبی پڑھے)۔ (بخاری کتاب الآذان باب تخفیف الامام فی القیام)

عصمت کی اہمیت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان وقول النبی من کان یؤمن باللہ والیوم)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی (حفاظت کی) ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

حسن اخلاق

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ۔

(ترمذی کتاب البر والصلة عن رسول الله باب ماجاء فی معالی الأخلاق)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب اور میرے دربار میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہونگے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہونگے اور روز قیامت تم میں سے سب سے زیادہ میرے لئے قابل نفرین اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہونگے جو ثرثار (یعنی منہ پھٹ، بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والے) اور متشدق (یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے) ہونگے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول للہ ثرثار اور متشدِّق کو تو ہم سمجھتے ہیں مُتَفَیْہِق کون ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا متفیہق تکبر کرنے والے کو کہتے ہیں۔

سچائی

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا۔

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ یا ایھاالذین آمنوا اتقوا اللّٰہ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور ایک شخص سچ بولتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ صدّیق کے مقام پر ہو جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ آگ کی طرف لے جاتا ہے اور ایک شخص جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں وہ ''کذّاب'' لکھا جاتا ہے (یعنی بہت زیادہ اور بے دریغ جھوٹ بولنے والا)۔

نوٹ: نبی کریم ﷺ نے مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔

(ترمذی کتاب البرو الصلہ)

امانت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلٰى مَنْ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

(ترمذی کتاب البیوع باب ماجاء فی النهی للمسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت واپس کرو اور جو تم سے خیانت کرے تم اس سے بھی خیانت نہ کرو۔

ضبط وتحمل اور حقیقی شجاعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مضبوط وہ نہیں ہوتا جو (دوسرے کو) پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔

نوٹ : ایک اور روایت میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو غصے کی حالت میں گالیاں بکتے دیکھا تو فرمایا کہ اگر یہ اعوذ باللہ پڑھ لے (یعنی میں دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کے پناہ میں آتا ہوں) تو اس کا غصہ دور ہوسکتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب)

نیز آپؐ نے نصیحت فرمائی کہ کسی کو غصہ آیا ہو تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہو تو لیٹ جائے، پانی وغیرہ پی لے۔ اس سے بھی غصہ رفع ہوسکتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقال عندالغضب)

صبر

حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَّا نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لَّا نَخْمُشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَأَنْ لَّا نَنْشُرَ شَعَرًا۔

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی النوح)

ترجمہ: حضرت اسید بن ابی اسید تابعی ایک نومبائع خاتون سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے نبی کریم ﷺ نے دستور کے مطابق بیعت لیتے ہوئے ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں گی اور ماتم کے وقت چہرہ نہ نوچیں گی نہ واویلا کریں گی نہ اپنا گریبان پھاڑیں گی نہ اپنے بال بکھریں گی۔یعنی بے صبری اور جزع فزع نہ کریں گی۔

نوٹ: حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر شام سے آئی تو (آپ کی بیٹی) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین نے تیسرے روز پاؤڈر منگوا کر چہرے اور بازوؤں پر لگایا اور فرمانے لگیں کہ مجھے ایسا کرنے کی کوئی حاجت تو نہیں

ہے اگر میں آنحضرت ﷺ کو فرماتے نہ سنا ہوتا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتی ہے جائز نہیں کہ کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے کہ جس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔ (بخاری کتاب الجنائز باب احداد المرأة علی غیر زوجها)

دوسری حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اپنے رخساروں پر تھپڑ مارے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی باتیں کہے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب لیس منا من شق الجیوب)

تواضع وخاکساری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰہِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰہُ۔

(مسلم کتاب البر باب استحباب العفوو التواضع)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عزت میں بڑھاتا ہے اور کوئی انسان تواضع اور خاکساری اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے۔

جامع نصیحت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

(ترمذی کتاب الصفة القیامه باب منه)

ترجمه: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ صحابی رسولؐ جو یہودی عالم تھے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ ہجوم کر کے آپ کو دیکھنے آئے اور مشہور ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آپؐ کو دیکھنے کے لئے آیا۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ دیکھا تو میں پہچان گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔ آپؐ نے سب سے پہلا جو کلام فرمایا وہ یہ تھا اے لوگو! سلام کو رواج دو، کھانا کھلاؤ اور نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوں تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

توکل علی اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظْ اللهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔ (ترمذی كتاب صفته القيامة باب منه)

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی سواری) کے پیچھے تھا آپؐ نے فرمایا اے بچے! میں تجھے چند (اہم) باتیں سکھاتا ہوں۔ اللہ کو یاد رکھو اللہ تمہیں یاد رکھے گا۔ اللہ کو یاد رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب مانگو تو اللہ سے مانگو۔ جب مدد مانگو تو اللہ کی مدد چاہو۔ اور یقین رکھو کہ اگر سب لوگ تجھے فائدہ پہنچانے کیلئے اکٹھے ہو جائیں تو تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے آپ کے حق میں لکھ دیا ہے۔ اور اگر وہ چاہیں کہ تجھے کوئی نقصان پہنچائیں تو سوائے اس حصہ کے جو اللہ نے مقدّر کر چھوڑا ہے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ قلم نے لکھ دیا ہے اور سیاہی خشک ہوگئی ہے۔

اہل جنت کی صفات

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَابَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ ۔

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب عتل بعد ذٰلک زنیم)

ترجمہ : حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں۔ ہر کمزور اور منکسر المزاج (انسان) جو اگر اللہ پر قسم کھا کر کوئی بات کرے تو اللہ اسے ضرور پورا کرتا ہے۔

کیا میں تمہیں اہل نار کے متعلق نہ بتاؤں۔ ہر سخت گیر لڑاکا، پیٹو، سرکش اور متکبر انسان۔

بڑے گناہ۔ شرک اور جھوٹ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ۔

(بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا اے خدا کے رسولؐ! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، اور والدین کی نافرمانی اور قطع تعلقی۔

آپؐ ٹیک لگائے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا اور سنو! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی، جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی آپؐ بدستور یہ کلمات دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ آپؐ (شاید) خاموش نہیں ہونگے۔

سات ہلاک کرنے والی چیزیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

(بخاری کتاب الوصایا باب قول اللہ تعالیٰ ان الذین یأکلون اموال الیتامی ظلما)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سات ہلاک کرنیوالی چیزوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کونسی چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا:۔

۱۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ ۲۔ اور جادو۔

۳۔ اور کسی جان کو ناحق طور پر قتل کرنا جو اللہ نے حرام فرمایا ہے۔

۴۔ اور سود کھانا۔ ۵۔ اور یتیم کا مال کھانا۔

۶۔ اور جنگ کے دن بھاگ کھڑے ہونا۔

۷۔ اور پاکدامن اور ناپاک باتوں سے لاعلم عورتوں پر الزام لگانا۔

ممنوع چیزیں

عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ ۔ (بخاری کتاب فی الاستقراض واداء الدیون باب ما ینھی عن اضاعة المال)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے اور سوالی کو نہ دینا اور مانگنے کی عادت سے منع کیا ہے۔اور تمہارے لئے قیل وقال (بے مقصد اور لایعنی باتیں کرنا) اور بہت زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو حرام فرمایا ہے۔

شک وشبہ والی چیزوں سے بچنا

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنْ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

(بخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرأ لدینہ)

ترجمہ : حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حلال (بھی) واضح ہے اور حرام بھی اور ان دونوں کے درمیان ملتی جلتی چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے پس جو کوئی ایسے شبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بچالیا اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں گر جائیگا۔اس کی مثال اس چرواہے کی طرح ہے جو کسی محفوظ چراگاہ کے گرد جانور چراتا ہے۔اندیشہ ہے کہ اس کے جانور اس چراگاہ میں داخل ہوجائیں۔سنو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور یادرکھو اللہ کی چراگاہ اس کی منع کردہ اشیاء ہیں اور خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست ہوتو سارا جسم صحیح ہوگا۔اور اگر وہ خراب ہوتو سارا جسم خراب ہوگا۔یادرکھو وہ دل ہے۔

رحمت الٰہی سے محروم لوگ

عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللهِ لَاخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار)

ترجمہ: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن سے خدا قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ وہ شخص جس کے پاس جنگل میں زائد پانی ہو اور وہ اسے مسافر سے روک لے دوسرے وہ شخص جس نے کسی کو عصر کے بعد (منڈی میں) سودا بیچا اور قسم کھا کر کہا کہ اتنے کا لیا ہے۔ اس شخص نے اس کی بات مان لی حالانکہ یہ درست نہ تھی۔ تیسرے وہ شخص جس نے امام کی بیعت محض دنیا کی خاطر کی۔ اگر امام نے اسے کچھ دے دیا تو وہ عہد بیعت پورا کرتا ہے اور اگر نہ دے تو پورا نہیں کرتا۔

بدظنی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ۔

(بخاری کتاب الادب باب ما ینھی عن التحاسد والتدابر)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔

ریاکاری

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب الریاء)

ترجمہ : حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو خوب شہرت دیتا ہے (کہ اس کے ہنر کے ساتھ عیب بھی دنیا کے سامنے آجاتے ہیں) اور جو شخص ریاء کی خاطر کوئی کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کر دیتا ہے۔

نوٹ : ایک اور حدیث قدسی میں ہے کہ جس شخص نے کوئی ایسا کام کیا جس میں کسی کو میرا شریک ٹھہرایا (یعنی خدا کی خاطر نہیں بلکہ کسی کو دکھانے کی غرض سے وہ کام کیا) تو میں اس سے اپنا تعلق توڑ کر اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہوں۔

(مسلم کتاب الزھد باب من الشرک فی عملہ غیر اللہ)

آداب لباس

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ۔

(نسائی کتاب الزکاۃ باب الاختیال فی الصدقۃ)

ترجمہ : حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاؤ اور صدقہ دو۔ اور پہنو مگر اس میں فضول خرچی اور عجب و کبر نہ ہو۔

نوٹ : لباس میں اسراف اور کبر کی ایک صورت کپڑے کا غیر ضروری استعمال ہے۔ ایک اور حدیث سے ظاہر ہے کپڑا لٹکا کر چلنے کی ممانعت بھی تکبر کی وجہ سے ہے۔ اس کے برخلاف بعض دفعہ ٹخنے سے اوپر کپڑا رکھنے والے اتنا تشدد اور سختی کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذات میں کبر معلوم ہونے لگتا ہے۔

تکبّر

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ۔ (مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ایک آدمی یہ تو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں (کیا یہ تو کبر نہیں) آپؐ نے فرمایا (نہیں بلکہ) اللہ (خود) خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی پسند کرتا ہے۔ بلکہ کبر تو حق کے انکار اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔

نوٹ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کپڑے غرور و تکبر سے گھسیٹ کر چلتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے تہ بند کا ایک حصہ ڈھیلا ہو کر گھسٹتا ہے۔ سوائے اس کے کہ میں اس کا خاص اہتمام کروں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (اے ابوبکر) آپؐ ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر سے ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری کتاب المناقب باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا)

غیبت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔ (مسلم كتاب البر والصله باب تحريم الغيبة)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کیا تمہیں پتہ ہے کہ غیبت کیا ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کا ناپسندیدہ ذکر (غیبت ہے) عرض کیا گیا اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو جس کا میں ذکر کروں؟ (تو بھی غیبت ہے)

آپؐ نے فرمایا غیبت ہے ہی یہ کہ جو بات آپ بیان کریں۔ وہ اسمیں پائی جاتی ہو اگر وہ بات اسمیں پائی نہ جاتی ہو پھر تو وہ غیبت نہیں۔ بہتان تراشی ہے۔ (جو زیادہ بڑا جرم ہے)۔

خرید وفروخت کے آداب

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

(بخاری کتاب البیوع باب اذابین البیعان)

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدار اور فروخت کرنے والے کو اس وقت تک سودا ختم کرنے کا اختیار ہے جب تک وہ الگ نہ ہو جائیں۔ اگر وہ دونوں سچائی سے کام لیں اور بات کھول کر بیان کر دیں تو ان کی تجارت میں برکت ہوگی اور اگر وہ دونوں کچھ چھپائیں اور جھوٹ سے کام لیں تو ان کی تجارت کی برکت ضائع ہو جائے گی۔

دھوکہ دہی اور ملاوٹ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ فَأَخْبَرَهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَبْلُولٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ۔ (ابو داؤد کتاب البیوع باب النھی عن الغش)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ غلہ بیچ رہا تھا آپؐ نے پوچھا کیسے بیچو گے؟ اس نے بتایا اس دوران آپ کو وحی ہوئی کہ آپ اپنا ہاتھ غلہ میں ڈالیں۔ آپؐ نے ہاتھ ڈالا تو وہ اندر سے گیلا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے دھوکہ دیا اُس کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں۔

نشہ آور چیزوں کی حرمت

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

(مسلم کتاب الشربة باب النهی عن الانتباذ)

ترجمہ : حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

نوٹ : دوسری حدیث میں نبی کریم ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے کہ جس چیز کا زیادہ استعمال نشہ پیدا کرے اُس کا تھوڑا استعمال بھی حرام ہے۔

(ترمذی کتاب الاشربة باب ماجاء مااسکر کثیرہ فقلیلہ حرام)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب پر اس کے پینے والے اور پلانے والے پر اس کے بیچنے اور خریدنے والے اس کے تیار کرنے والے اور کروانے والے پر، اس کے لے جانے والے اور جس کی طرف لے جائی جائے اُن سب پر لعنت کی ہے۔

علاج اور دوا کے طور پر استعمال ہونے والی ایسی چیزوں کا اضطراری جواز ہے۔ (ابوداؤد کتاب الاشربہ باب العنب یعصر للخمر)

ادائیگی قرض

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهٗ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي وَفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

(بخاری کتاب فی الاستقراض واداء الدیون باب حسن القضاء)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے اونٹ کا قرض مانگنے آیا۔آپؐ نے واپسی قرض کا ارشاد فرمایا۔صحابہ نے اس کے اونٹ جیسا اونٹ تلاش کیا مگر اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اچھا اونٹ مل سکا۔آپؐ نے فرمایا یہی دے دو۔اس پر اس شخص نے کہا آپؐ نے بہت اچھا بدلہ دیا ہے۔اللہ تعالیٰ آپؐ سے ایسا ہی سلوک کرے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں سب سے اچھے ہیں۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلَّى

عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔ (بخاری کتاب الحوالات باب ان احال دین ا لمیت علی رجل جاز)

ترجمہ: حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپؐ کے پاس جنازہ لایا گیا۔عرض کیا کہ آپؐ اس کا جنازہ پڑھا دیں۔آپؐ نے فرمایا کیا اس پر کوئی قرض تو نہیں؟ عرض کیا گیا نہیں۔فرمایا کیا اس نے کوئی چیز پیچھے چھوڑی۔انہوں نے کہا نہیں۔آپؐ نے جنازہ پڑھا دیا۔پھر دوسرا جنازہ لایا گیا اور عرض کیا کہ آپؐ اس کا جنازہ پڑھا دیں فرمایا کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ عرض کیا گیا (قرض) ہے فرمایا کیا اس نے کوئی چیز پیچھے چھوڑی۔انہوں نے کہا تین دینار۔آپؐ نے اس کا جنازہ (بھی) پڑھا دیا۔پھر ایک تیسرا جنازہ لایا گیا اور لوگوں نے کہا کہ اس کا جنازہ پڑھا دیں فرمایا کہ اس کا کوئی ترکہ ہے انہوں نے کہا نہیں۔فرمایا کیا اس پر قرض ہے۔انہوں نے کہا تین دینار فرمایا تم اس کا جنازہ پڑھ لو۔ابوقتادہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اس کا جنازہ پڑھا دیں۔اس کا قرض میرے ذمہ رہا۔تب آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

سود

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ۔

(مسلم کتاب المساقاۃ باب لعن آکل الربا و مؤکله)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے، اس کی تحریر کرنے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا کہ سب برابر ہیں۔

چیز دے کر واپس لینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهٖ۔

(بخاری کتاب الھبة باب ھبة الرجل لامرا ته)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چیز دے کر واپس لینے والا اس کتّے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹ لے۔

صحیح مشورہ نہ دینا بھی خیانت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَشَارَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ فَقَدْ خَانَهُ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ا ص ۳۲۱)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے اس کا مسلمان بھائی کوئی مشورہ مانگے اور وہ اسے اچھا مشورہ نہ دے تو اس نے خیانت سے کام لیا۔

فیصلہ کا طریق

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء فی ان البینة علی المدعی)

ترجمہ : حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے خطبہ کے دوران فرمایا: دلیل دعویٰ کرنے والے کے ذمہ ہے۔ جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا اس پر قسم ہے۔ (یعنی ثبوت نہ ہونے کی صورت میں وہ قسم کھا کر اس الزام سے بری ہو سکتا ہے)

کام کا سلیقہ اور حسن

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

(مسلم کتاب الصید باب الامر باحسان الذبح)

ترجمہ : حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو باتیں ایسی ہیں جو میں نے رسول کریم ﷺ سے یاد کی ہوئی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے۔ (یعنی ہر کام عمدگی سے کرنے کا حکم دیا ہے) پس جب تم قتل کرو (یعنی بطور قصاص سزائے موت دینی پڑے) تو اس میں بھی احسان سے کام لو (اور اذیت دینے کی بجائے نرمی سے ایسا کرو) اور جب جانور ذبح کرو تو ذبح کرتے ہوئے بھی احسان سے کام لو۔ چاہیے کہ تم چھری تیز کر لو تاکہ اپنے جانور کو اذیت سے بچاؤ۔

بھول چوک کی معافی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ۔ (ابن ماجه كتاب الطلاق باب طلاق المكره والناسى)

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کی بھول چوک اور مجبوری و اضطرار کی حالت میں کی گئی غلطی کو معاف کر دیا ہے۔

قبرستان جا کر دعا کرنا

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُورُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ ۔

(ترمذی کتاب الجنائز باب ماجاء فی الرخصة فی زیارة القبور)

ترجمہ: حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں پر جانے سے روکا تھا۔اب جبکہ محمدؐ کو اپنی ماں کی قبر پر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔تم بھی قبروں پر جاسکتے ہو۔کیونکہ وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

نوٹ: قبروں پر جانے سے روکنے کی وجہ قبر پرستی اورشرک سے بچانا تھا۔نبی کریمؐ نے قبروں پر جانے کی دعا بھی سکھائی۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُونَ اسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

(مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عندزیارة القبور وقول القبور)

تم پر سلامتی ہو اے مومنوں اور مسلمانوں میں سے دوسرے جہاں کے باسیو! یقیناً ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔

جنت کی حقیقت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ۔

(بخاری بدا لخلق باب ماجاء فی صفة الجنة)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے میں اپنے نیک بندہ کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔

فضائل نبوی ﷺ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب قول النبی ﷺ جعلت لی الارض مسجدا)

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے نبیوں میں سے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ مجھے ایک مہینے کی مسافت کے برابر رعب سے مدد دی گئی ہے اور میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاکیزہ بنایا گیا ہے اور میری امت کے کسی شخص کو جہاں نماز کا وقت آئے وہ وہیں نماز پڑھ لے اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں۔ اور پہلے نبی صرف خاص اپنی قوم کی طرف ہی بھیجے جاتے تھے اور مجھے تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے پاکیزہ نصائح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرْ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ۔

(ترمذی کتاب الزهد عن رسول اللّٰہ باب من اتقی المحارم فهو أعبدالناس)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دن (اپنے اصحاب سے) فرمایا کوئی ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھ کران پر عمل کرے؟ یا کسی ایسے شخص کو ان باتوں کی تعلیم کرے جو ان پر عمل کرے۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مَیں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتیں گنوائیں اور فرمایا تمام ممنوع باتوں سے بچو، تم سب سے زیادہ عابد اور فرمانبردار بن جاؤ گے اور اللہ نے تمہاری قسمت میں جو مقدّر کیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ تو تم تمام لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے اور اپنے ہمسائے سے حسن سلوک کرو تو تم مومن بن جاؤ گے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو تو تم مسلمان ہو جاؤ گے اور زیادہ ہنسی ٹھٹھہ نہ کرو کیونکہ بہت زیادہ ہنسنا دل کو ماردیتا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعْ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلة عن رسول اللّٰہ باب ماجاء فی معاشرة الناس)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بدی کا بدلہ نیکی سے دو اور لوگوں سے عمدہ اخلاق سے پیش آؤ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ۔ (بخاری کتاب الادب باب الحذرمن الغضب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کبھی غصہ میں نہ آنا۔ اس نے کئی مرتبہ یہی سوال دہرایا آپؐ نے ہر بار یہی جواب دیا کہ غصّہ میں نہ آؤ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰہ عنہ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُولَ اللّٰہِ! أَیُّ النَّاسِ أَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ؟ وَأَیُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ’’أَحَبُّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالَی أَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی سُرُوْرٌ یُدْخِلُهُ عَلَی مُسْلِمٍ، أَوْیَکْشِفُ عَنْهُ کُرْبَةً، أَوْتَقْضِیُ عَنْهُ دَیْنًا، أَوْ تَطْرُدُعَنْهُ جُوعًا، وَلَأَنْ أَمْشِیَ مَعَ أَخٍ فِیْ حَاجَةٍ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أَنْ أَعْتَکِفَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ. یَعْنِی مَسْجِدَ الْمَدِیْنَةِ. شَھْرًا، وَمَنْ کَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَاللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ کَظَمَ غَیْظَهُ وَلَوْشَاءَ أَنْ یُمْضِیَهُ أَمْضَاهُ مَلَأَاللّٰہُ قَلْبَهُ رَجَاءً یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ مَشَی مَعَ أَخِیْهِ فِی حَاجَةٍ حَتَّی یَتَھَیَّأَ لَهُ أَثْبَتَ اللّٰہُ قَدَمَهُ یَوْمَ تَزُوْلُ الْأَقْدَامُ‘‘

(المعجم الکبیر لطبرانی جلد12ص456)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! کون لوگ اللہ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں اور کون سے کام اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا لوگوں میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پیارے وہ ہیں جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی

ہے جو ایک مسلمان بھائی کو دی جائے یا کسی بھائی سے کوئی تکلیف دُور کی جائے یا اس کا قرض ادا کیا جائے یا اس کی بھوک مٹائی جائے اور اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لئے چل کر جانا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اس مسجد نبوی میں ایک ماہ اعتکاف کروں اور جو اپنے غصہ کو روکے اللہ تعالیٰ اس کا ننگ ڈھانک دیتا ہے اور جو شخص اپنا غصہ دباتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ستر پوشی کرتا ہے اور جو شخص اس حال میں غصہ دباتا ہے کہ اگر وہ چاہتا تو اسے ظاہر کر سکتا تھا (یعنی اس کی وجہ کمزوری یا مجبوری نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا دل اُمید سے بھر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے لئے اس کے ساتھ چلتا ہے یہاں تک کہ اسے پورا کر کے چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قدم اس دن مضبوط کرے گا جس دن قدم ڈگمگائیں گے۔

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: أَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ. قَالَ ”لَا تُشْرِکْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ ، وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ أَمَرَاکَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِکَ وَمَالِکَ، وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلَاةً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا، فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلَاةً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ، وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا، فَاِنَّهُ رَأْسُ کُلِّ فَاحِشَةٍ، وَاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَةَ، فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ. عَزَّوَجَلَّ. ، وَاِیَّاکَ

وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ. وَإِنْ أَصَابَ النَّاسَ مُوتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ، وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ، وَلاَ تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا، وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ".

(مسند احمد جلد ۴ ص ۲۱۵)

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے دس باتوں کی نصیحت فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ تم قتل کئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ۔ اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ وہ تجھے حکم دیں کہ تم اپنے گھر بار اور مال سے دستبردار ہو جاؤ۔ اور تم فرض نماز کبھی جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے فرض نماز عملاً چھوڑ دی اللہ تعالیٰ اس کے ذمہ سے آزاد ہے اور تم شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔ اور نافرمانی سے بچنا کیونکہ نافرمانی سے اللہ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے۔ اور میدان جنگ میں بھاگنے سے بچنا خواہ لوگ ہلاک ہو رہے ہوں اور اگر لوگوں میں مری پڑے اور تم اُن میں ہو تو اُس جگہ کو نہ چھوڑنا اور اپنی اولاد پر اپنی وسعت سے خرچ کرنا اور ان سے تربیت و تادیب کا تازیانہ پرے نہ ہٹانا اور ان کو اللہ کے بارے میں ڈراتے رہنا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَوْصِنِي فَقَالَ سَأَلْتَ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِكَ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ شَيْءٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْإِسْلَامِ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللهِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ رَوْحُكَ فِي السَّمَاءِ وَذِكْرُكَ فِي الْأَرْضِ۔

(مسند احمد جلد۳ص ۸۲)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔آپ نے فرمایا تم نے مجھ سے وہی سوال کیا ہے جو میں تم سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکا ہوں۔(آپؐ نے فرمایا!) میں آپؐ کو تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں کہ یہ ہر چیز کی جڑ اور بنیاد ہے۔اور تم جہاد (یعنی عملی زندگی میں) کوشش کو کبھی ترک نہ کرنا کہ یہ اسلام کی رہبانیّت ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے ذکر (نماز) اور تلاوت قرآن شریف پر ہمیشگی اختیار کرنا کہ یہ تیرے لئے آسمان میں رحمت اور زمین میں نیک ذکر کا موجب ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ...عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .... خَطَبَ(رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابُ اللهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ۔

(مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: یقیناً تمہارے خون اور تمہارے اموال تمہارے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح آج کا دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر میں قابل عزت ہے۔ سنو! جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے ختم کی جاتی ہے۔ اور جاہلیت کے خون بھی کالعدم ہیں۔ پہلا خون جو میں کالعدم کرتا ہوں وہ اپنے خاندان کے خون میں سے (ایاس) ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے۔ وہ رضاعت کی خاطر قبیلہ بنی سعد میں موجود تھا تو ہذیل نے اسے قتل کر دیا۔ اور جاہلیت کے سود بھی کالعدم ہیں اور پہلا سود جو مَیں کالعدم کرتا ہوں وہ اپنے خاندان کے سود میں سے عباسؓ بن عبد المطلب کا ہے وہ سارے کا سارا معاف ہے۔

اور عورتوں کے بارہ میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تم نے ان کو اللہ کے عہد کے ساتھ (عقد میں) لیا ہے اور تم نے اللہ کے حکم کے مطابق ان سے میاں بیوی کا تعلق قائم کیا ہے۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے گھر میں ایسے شخص کو نہ آنے دیں۔ جسے تم ناپسند کرو۔ اگر وہ ایسا کریں تو ان کو اتنی سزا دے سکتے ہو جس سے بدن پر نشان نہ پڑے اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کی خوراک اور لباس مناسب طور پر مہیا کرو۔ اور میں تمہارے اندر

اللہ کی کتاب چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اس پر مضبوطی سے قائم رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے۔اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو کیا جواب دو گے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا ہے اور خیر خواہی کی ہے۔آپ نے اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اُٹھاتے ہوئے اور لوگوں کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا۔